مُسلسل اِشاعت کے 60 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک مُلتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ : ۹ — ستمبر 2023ء

جلد: ۲۷ — صفر المظفر ۱۴۴۵ھ

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

تحفظِ ناموسِ اہلِ بیتِ عظامؓ وصحابۂ کرامؓ اور اُمہات المؤمنینؓ کے بل کی منظوری

داعش، سانحہ باجوڑ اور جمعیت علماء اسلام

شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد احمد کا وِصال

7 ستمبر ایک تاریخ ساز دن

یزید اور مدینہ منورہ کی پامالی

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۹ جلد: ۲۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

داعش، سانحہ باجوڑ اور جمعیت علماء اسلام	مولانا اللہ وسایا	03
تحفظ ناموس اہل بیت عظامؓ وصحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کے بل کی منظوری	// //	04

مقالات ومضامین

خصائص نبوی ﷺ	مولانا شاہد ندیم	07
یزید اور مدینہ منورہ کی پائمالی	جناب انیس الرحمٰن	10
مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کا طلباء مدارس عربیہ سے خطاب	انتخاب: مولانا عتیق الرحمٰن سیفی	13
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	18
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:20)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	21

شخصیات

شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد احمد کا وصال	مولانا اللہ وسایا	25

ردقادیانیت

۷/ستمبر ایک تاریخ ساز دن	ملک خالد مسعود	29
محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۲۹ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	32
قادیانیوں کی قانونی ودینی حیثیت (قسط:3)	جناب رفیق گوریجہ ملتان	41
قادیانیوں سے چند سوالات	مولانا عتیق الرحمٰن	46

متفرقات

تبصرۂ کتب	مولانا اللہ وسایا	48
اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	53

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

داعش، سانحہ باجوڑ اور جمعیت علماء اسلام

۳۱ جولائی ۲۰۲۳ء کو باجوڑ جمعیت علماء اسلام کا ورکر کنونشن تھا بھرپور حاضری تھی، جتنی سیٹیں تھیں سب پر تھیں۔ پبلک سائیڈوں پر کھڑی تھی۔ پروگرام بڑے وقار و کامیابی کے ساتھ رواں دواں تھا۔ اس دوران میں سٹیج کے قریب خودکش دھماکہ ہوا۔ ہر طرف تباہی کے مناظر تھے۔ انسانی لاشوں کے ٹکڑے، چیخ و پکار ایسی کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی۔ قیامت گزر گئی، پورا ملک سوگوار ہوگیا۔ جس نے سنا اس کی پلکوں سے موتی یکے بعد دیگرے ٹپاٹپ گرنے لگے۔ خوف، دہشت اور غم و صدمہ کی پورے ملک پر چادر تن گئی۔ ہسپتال زخمیوں سے بھر گئے، فوت شدگان کی نعشوں کی لمبی قطار نے پوری دنیا کو سراپا حیرت و یاس بنا دیا۔

انتظامیہ اور ایجنسیوں نے پھرتی دکھانی شروع کی، ایمبولینس شہداء و زخمیوں کو ہسپتال منتقل کرنے لگیں، تمام ایجنسیوں کی نااہلی کا یہ واقعہ دلیل بن گیا۔ سرکاری و سیاسی لوگوں کے تعزیتی رسمی بیانات کی لائن لگ گئی۔ آگے چل کر فوج نے جرگہ بھی بلایا۔ خوب بھرپور مؤقف اپنانے کا حسب خواہ اعلان بھی ہوا۔

جمعیت علمائے اسلام ہمارے ملک کی سب سے بڑی دینی و سیاسی جماعت ہے۔ اس نے امن قائم کرنے اور قانون کی حکمرانی یقینی بنانے کے لئے جو خدمات سرانجام دیں وہ تاریخ کا انمٹ حصہ ہیں۔ اس پر کیا بیتی ہوگی اس کے تصور سے جسم و جان کی بوٹی بوٹی کانپتی ہے۔ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم اس وقت باہر تھے۔ وہ اپنا دورہ، میٹنگز، ملاقاتیں تمام ترک کر کے واپس آئے۔ ہسپتال میں گئے، باجوڑ موقع پر پہنچے۔ شہداء کے ورثاء سے ملے، تعزیت کی۔ ان کے ایثار و قربانی کو سراہا۔ زخمیوں کے سر پر شفقت و محبت کا ہاتھ رکھا۔ زخمی دل ورثاء و جماعتی کارکنوں کو حوصلہ ملا۔ ایسے ایسے نمناک و غمناک مناظر سامنے آئے جسے دیکھ یا سن کر سانسیں رک جاتی ہیں۔ ماضی کے ایثار و قربانی کی نئی تابناک مثال سامنے آ گئی۔

افغان حکومت کے قونصل خانہ کے ذمہ داران نے آ کر تعزیت کی۔ پورے ملک کی جماعتوں، اداروں، شخصیات اور غیر ملکی سفارت کار تعزیت کے لئے مخدومنا المحترم مولانا فضل الرحمٰن کی رہائش گاہ پر آئے۔

ادھر داعش نے ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ دنیا جانتی اور مانتی ہے کہ داعش خارجیوں کا وہ گروہ ہے

جو اپنے علاوہ کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے (یہی ملعون قادیانی کا عقیدہ تھا) داعش خالصۃً امریکا کی لونڈی، دھوپ، چھاؤں کا نتیجہ، امریکہ ایسے مسلمان دشمن حکمرانوں کی داشتہ، کاشتہ، برداشتہ داعش کی فصل ونسل وہ خطرناک کھیل کھیل رہی ہے کہ پوری مسلمان قوم کے انگ انگ کو تڑپا دیا ہے۔ جہاں داعش کے کیمپ ہیں مثلاً ایران میں جب تھے، ان پر اسلحہ وکھانا امریکی ہیلی کاپٹروں سے نازل ہوتا تھا۔ داعش افغانستان میں تھی تو افغان طالبان پر امریکہ بمباری کرتا تھا، داعش کے ٹھکانوں کو امریکی بمباری سے تحفظ واستثناء حاصل تھا۔ اب امریکہ داعش کی اس کارروائی سے کثیر مقاصد حاصل کرنے کے درپے ہے۔ مثلاً باجوڑ کے حادثہ کو لیجئے:

۱...... اس سے پورے مسلمانوں کو غم وصدمہ سے داعش نے نڈھال کر دیا۔

۲...... افغانستان وپاکستان دو اسلامی مملکتوں میں دوریاں ڈال دی گئیں، بدگمانیوں کی خلیج وسیع کر دی گئی۔

۳...... پاکستان وافغانستان کی پختون برادری میں خون کی لکیر کھینچ دی گئی۔

۴...... جمعیت علماء اسلام دین کی سربلندی وسرفرازی اور اسلام کی حکمرانی کے قائم کرنے کی دعوے دار جماعت کو افغانستان کی مسلم حکومت سے بدظن اور دوری قائم کرنے کی پنیری لگا دی گئی۔

۵...... داعش کی اس کارروائی نے امریکی مقاصد کو وہ مہمیز لگائی کہ امریکہ بھی اس خوشی میں ایسا پاگل ہوا کہ بھارت کو بھی پیچھے چھوڑ گیا۔

پاکستان میں اگر کوئی احمق داعش کے کام کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے تو اسے قانون کی گرفت میں لانا ازبس ضروری ہوگیا ہے۔ اپنے علاوہ پوری دنیا کے کسی مسلمان کو مسلمان نہ سمجھنا، اس جرم کی نحوست نے وہ تباہ کن شکل اختیار کر لی ہے کہ اب اس سرطان کو کاٹے بغیر امت مسلمہ کے جسد کو بچانا مشکل ہورہا ہے۔ قائد جمعیت کے تدبر وتحمل کو سلام، ان کے ہاتھ مضبوط کرنا اسلام کی سربلندی اور حکمرانی کے لئے ان کا ساتھ دینا کتنا ضروری ہے۔ اس کے لئے مزید کسی تدبر کی ضرورت نہیں۔ اب تدبیر وعمل کی ضرورت ہے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

تحفظ ناموس اہل بیت عظامؓ وصحابہ کرامؓ اور امہات المؤمنینؓ کے بل کی منظوری

شیعہ وسنی تنازعہ وہ حقیقت ہے جس نے کئی بار شدت کا رنگ اختیار کیا، دو فقہی مسالک (فقہ حنفی وفقہ جعفری) سے ہٹ کر جب جنگ وجدال کا راستہ اختیار کیا گیا تو بعض انتہاء پسند لوگوں کے طرز نے صحابہ کرامؓ کی محبت کے نام پر اہل بیت سے پرخاش اور اہل بیت کی محبت کے نام پر صحابہ کرامؓ کی اہانت وتکفیر وتفسیق کی فضا پیدا ہوئی۔ جس نے آگے چل کر رنگ بدلا تو روافض وخوارج یا رافضی وناصبی گروہ دو متضاد ومتحارب نظریے وجود میں آگئے۔ تاہم شیعہ وسنی ہمیشہ مشترکات کے لئے ایک رہے۔ تحریک آزادی، تحریک

پاکستان، تحریک ختم نبوت، ملی یکجہتی کونسل ماضی کی مثالیں سامنے ہیں۔ ایران میں خمینی انقلاب آیا، ان کے توسیع پسندانہ عزائم کو روکنے کے لئے پاکستان، سعودی عرب، عراق وغیرہ میں شیعہ وسنی فسادات کی امریکی پالیسی روبعمل لائی گئی۔ اب یہ ایک حقیقت ہے جو الم نشرح ہو چکی ہے۔ اس پر دلائل میں الجھنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے ملک میں امریکہ کی اس پالیسی کی بھنگ میں رنگ زیادہ ڈال دیا گیا۔

جناب جنرل ضیاء الحق کے دور میں تحفظ ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ اور امہات المؤمنینؓ قانون منظور ہوا۔ اس میں اس قانون کی تشکیل کرنے والوں نے اسے ایسا پیچیدہ بنا دیا کہ عظمت صحابہؓ کے گستاخوں، اہل بیتؓ کے بدخواہوں اور امہات المؤمنینؓ کی اہانت کے مرتکب بدنصیبوں کے خلاف پرچہ درج کرانا پبلک کے اختیار کی بجائے سرکار کی ذمہ داری تھی۔ پھر سزا اتنی تھوڑی کہ یہ قانون منظور ہونے کے باوجود شیعہ سنی کشیدگی کم کرانے میں ناکام ثابت ہوا۔ طریقہ کار سے ہزار اختلاف ہو، مگر سپاہ صحابہ نے ایک تحریک کی شکل اختیار کی، قربانیوں کا ایک ریکارڈ قائم کیا گیا۔ متعدد بار حکومتی سطح پر کمیٹیاں بنیں، سپریم کورٹ کی سطح پر کمیشن بنے، سفارشات مرتب ہوئیں، لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات ہی رہا۔

آج سے قریباً چھ ماہ قبل قومی اسمبلی میں جماعت اسلامی کے رکن مولانا عبدالاکبر چترالی نے تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت وامہات المؤمنین بل پیش کیا۔ ملزم کے لئے سزا دس سال اور اس کی ابتدائی سماعت سیشن جج کے ہاں ہوگی۔ پبلک کا ہر آدمی پرچہ درج کرا سکے گا۔ اس موقعہ پر جمعیت علماء اسلام کے ممتاز رہنما وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا مفتی عبدالشکورؒ اپنے جماعتی فیصلہ اور اپنے حکومتی منصب کے باعث اس بل کی حمایت میں کامیاب وکیل کے طور پر سامنے آئے۔ جمعیت علماء اسلام کی قیادت نے اپنا پورا زور لگایا۔ کانوں کان کسی کو خبر نہ ہوئی کہ قومی اسمبلی سے بل منظور ہو گیا۔ پورے ملک میں اس کا خیر مقدم کیا گیا اور اسے صلح وآشتی کا آئینہ دار اور امن کا علمبردار سمجھا گیا۔ اب ضرورت تھی کہ قومی اسمبلی کی طرح سینیٹ بھی اسے منظور کرے۔ مگر اس دوران مخصوص لابی نے وہ بے اطمینانی کا طوفان کھڑا کیا کہ امن وانصاف، خیر وعدل سر پیٹ کر رہ گئے۔

اس موقعہ پر حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی قائد اہل سنت نے بڑے تحمل ووقار کے ساتھ مثبت انداز میں اسے تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنی حکمت عملی قائم کی۔ آج تک حکومتی سطح پر جو کوششیں ہوئی تھیں۔ سرکاری دوائر حتی کہ حساس اداروں کی مرکزی قیادت، ایجنسیوں کے سربراہان سے مل کر اس قانون کو امن کا آخری راستہ، اس مسئلہ کے حل کی آخری راہ قرار دیا۔ دیانت داری کی بات ہے کہ وہ اس کے لئے جنہوں نے بل کی قومی اسمبلی سے منظوری کا کردار ادا کیا تھا۔ شکریہ ادا کرنے کے لئے ایک ایک راہنما سے ملے، جنہوں نے سینیٹ میں منظور کرنا تھا، ایک ایک کے دروازہ پر گئے۔ جمعیت علماء اسلام کے ممبران سینیٹ نے تو انہیں

محبتوں سے ایسے نوازا کہ آپ سروقد ہوگئے۔ بہت ہی محبت سے قائد جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم سے ملے۔ آگے سے مولانا مدظلہم نے بھی شفقتوں کی چھتری کے نیچے اپنے پہلو میں جگہ دی۔

مولانا محمد احمد نے قائد جمعیت سے فرمایا کہ آج آپ کے پاؤں پکڑ کر میں نے سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے آپ سے درخواست کرنی ہے۔ یہ سنا تو حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم نمناک ہوئے۔ باہمی حکمت عملی طے ہوئی۔ سرکاری دفاتر، حکومتی اداروں، سینیٹرز حضرات، شیعہ حضرات کی معتدل اور انصاف پسند بالغ نظر قیادت کو قائل کرنا، اعتماد میں لینا، تعاون کے لئے آمادہ کرنا، دوسری سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لے کر ان کو آگے کرنا۔ اس پر مشاورت اور تقسیم کار ہوئی۔ مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم نے تعاون سے سرفراز فرمایا۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہم نے رفتار کیا بدلی کہ آخری گیئر لگادیا۔ ہوا کے دوش، سلیمانی ٹوپی پہن کر ایسی رفتار پکڑی کہ ریکارڈ قائم ہوگیا۔ آج کراچی تو کل اسلام آباد، ابھی پشاور تو شام کو لاہور دن رات ایک کردیئے۔ خواب وخور بھول گئے۔ مجال ہے کہ کسی کو کچھ ہوا لگے کہ کیا کر رہے ہیں۔ بس اصل میں تو اس مسئلہ کے حل ہونے کا وقت آ گیا۔ قومی اسمبلی سے منظوری کے بعد اتنا عرصہ گزرنے کے باعث مخالفت کی گرد بھی بیٹھ گئی تھی اور مخالف قوتوں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ قائل بھی کرلیا گیا کہ میاں بس کرو، جانے دو۔ امن وامان قائم کرنے کا آخری چانس ہے، ضائع نہ کرو ورنہ دونوں کا نقصان ہوگا۔

جمعیت اہل حدیث کے سینیٹر مولانا حافظ عبدالکریم، جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق احمد کو اگوان بنایا، حضرت مولانا عبدالغفور حیدری، سینیٹر طلحہ محمود وفاقی وزیر مذہبی امور ان کے پشتی بان بنے اور اگر ذرا وسعت اختیار کریں تو شہدائے ناموس صحابہ واہل بیت کے خون کے صدقے حق تعالیٰ جل جلالہ عم نوالہ کے ہاں قبولیت کا وقت آ گیا۔ رحمت حق نے ترس کیا۔ عرش والے کے کرم کی موسلا دھار بارش نے نفرتوں کی کالک کو دھو دیا۔

۷/اگست ۲۰۲۳ء کی شام کو ادھر بل پیش ہوا، معمولی بحث کے بعد دنیا نے دیکھا کہ اس کی منظوری کا اعلان ہوا۔ رحمت حق مسکرا اٹھی۔ مولانا محمد احمد اس طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں کہ ان کی مخلصانہ کاوش نے ثمرات سے ان کی جھولی کو بھر دیا۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی کو کریڈٹ جاتا ہے کہ وہ اس کی کامیابی کا سہرا ہر اس شخصیت کے سر باندھ رہے ہیں جنہوں نے بھی اس بل کی منظوری میں کسی قدر حصہ ڈالا۔

مولانا محمد احمد آپ واقعی امن کے سفیر ہیں۔ دیرینہ قضیہ کو حل کرانے میں آپ فاتح ومنصور قرار پائے۔ ہمت کرو، رحمت حق آپ کے ساتھ ہو، اتحاد امت زندہ باد، مولانا حق نواز مرحوم کی تربت پر جانا چاہتا ہوں۔ بل ان کی قبر پر رکھنے کے لئے نہیں بلکہ دعا کے لئے، رہے مولانا محمد احمد ملیں تو پیشانی چومے بغیر رہنا نہیں کہ بہت خوشی ہوئی۔ ...... مولانا فضل الرحمٰن زندہ باد، مولانا محمد احمد پائندہ باد!!!!

خصائص نبوی ﷺ

مولانا شاہد ندیم

حضور ﷺ کی عادات ستودہ صفات تقاضائے بشری کے بارے میں

۱۷۱...... حضور ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو بایاں پاؤں پہلے اندر رکھتے اور جب باہر نکلتے تو دایاں قدم پہلے باہر رکھتے۔

۱۷۲...... جب بیت الخلاء میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے: اللّٰھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث!

۱۷۳...... جب آپ ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے: الحمدللہ الذی اذھب عنی الاذیٰ وعافانی!

۱۷۴...... جب آپ ﷺ رفع حاجت کو بیٹھتے تو جب تک زمین سے بالکل قریب نہ ہوجاتے ستر نہ کھولتے۔

۱۷۵...... جب قضائے حاجت کے لئے جنگل جاتے تو اتنی دور جاتے کہ نظروں سے غائب ہوجاتے بلکہ بعض وقت شہر سے دو دو میل دور نکل جاتے اور پھر رفع حاجت کرتے۔

۱۷۶...... آپ ﷺ پیشاب کرنا چاہتے تو نرم زمین کی تلاش فرماتے۔ اگر آپ ﷺ کو نرم زمین نہ ملتی تو لکڑی یا کسی اور چیز سے سخت زمین کو کھود کر نرم کرلیتے، پھر پیشاب کرتے۔

۱۷۷...... جب آپ ﷺ رفع حاجت کو جاتے تو جوتا پہنتے، سر مبارک کو ڈھکتے اور انگوٹھی اتارتے۔

۱۷۸...... آپ ﷺ مقاربت کے وقت بھی سر مبارک کو ضرور ڈھک لیا کرتے۔

۱۷۹...... پیشاب کرنے کے لئے اکڑو بیٹھتے تو رانوں کے درمیان کافی فاصلہ چھوڑتے۔

۱۸۰...... آب دست لینے کے بعد الٹے ہاتھ کو مٹی سے رگڑ کر دھوتے اور پاک کرتے۔

۱۸۱...... قضائے حاجت کو بیٹھنے کے لئے ریت یا مٹی کا ٹیلہ یا پتھروں کی ٹیکری یا کسی کھجور وغیرہ کی آڑ کو بہت پسند فرماتے۔

۱۸۲...... آپ ﷺ رفع حاجت کے لئے بیٹھتے تو قبلے کی طرف چہرہ مبارک نہ کرتے اور نہ ہی پشت کرتے، بلکہ یا تو جنوب کی طرف رخ فرماتے یا شمال کی طرف۔

۱۸۳...... قضائے حاجت کے بعد صفائی کے لئے آپ ﷺ مٹی کے ڈھیلے ضرور لے کر جاتے اور تعداد میں وہ ہمیشہ طاق ہوتے۔

آں حضرت ﷺ کے خصال حمیدہ چھینک کے بارے میں

۱۸۴...... آں حضرت ﷺ چھینک لیتے تو الحمد للہ فرماتے۔ اگر کوئی ہم جلیس جواب میں یرحمک اللہ کہتا تو حضور اقدس ﷺ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم سے اس کا جواب دیتے۔

۱۸۵...... غیر مذاہب والوں کی چھینک کا جواب حضور اکرم ﷺ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم سے دیتے۔ یرحمکم اللہ سے ان کو جواب دینا ناپسند فرماتے۔

۱۸۶...... آں حضرت ﷺ چھینک بہت پست آواز سے لیتے اور اسی کو پسند فرماتے۔

۱۸۷...... آپ ﷺ چھینک لیتے وقت اپنے منہ مبارک پر کبھی دست مبارک رکھ لیتے اور کبھی کپڑا رکھ لیتے۔

۱۸۸...... چھینک لینے والے کی چھینک کا جواب دو مرتبہ تک دیتے، اس کے بعد اگر اس کو چھینک آتی تو آپ ﷺ فرماتے الرجل مزکوم یعنی اس آدمی کو تو زکام ہو گیا ہے۔ (گویا اب جواب دینے کی ضرورت نہیں)

۱۸۹...... جو شخص چھینک لینے کے بعد الحمد للہ نہ کہتا تو حضور اقدس ﷺ اس کی چھینک کا جواب نہیں دیتے۔ اگر وہ شکایت بھی کرتا تو ارشاد عالی ہوتا کہ بھئی! تم چھینک کے بعد اللہ کو بھول گئے لہٰذا ہم تم کو بھول گئے۔

آں حضرت ﷺ کی عادات برگزیدہ چلنے میں

۱۹۰...... چلتے وقت آں حضرت ﷺ اپنے بدن کو آگے کی طرف جھوک دے کر چلتے جس طرح کہ کوئی بلندی سے پستی کی طرف اتر رہا ہو۔

۱۹۱...... آپ ﷺ قدم لمبے لمبے رکھتے اور قدم اٹھا کر رکھتے، قدم گھسیٹ کر نہ چلتے۔

۱۹۲...... آپ ﷺ ایسے تیز چلتے کہ معمولی رفتار والا آپ ﷺ کے ساتھ چلنے سے قاصر رہتا۔

۱۹۳...... آپ ﷺ جب اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ چلتے تو سب سے پیچھے چلتے اور اپنے سب ساتھیوں کو اپنے آگے رکھتے۔ فرماتے کہ میرے پیچھے فرشتوں کو چلنے دو۔

۱۹۴...... آپ ﷺ چلتے وقت بدن کو ڈھیلا نہیں چھوڑتے بلکہ بدن کو چست اور سمٹا ہوا رکھتے۔

۱۹۵...... چلتے وقت دائیں بائیں کبھی نہ دیکھتے اسی وجہ سے آپ ﷺ کی چادر بعض وقت کسی درخت یا کسی اور چیز سے الجھ جاتی۔

۱۹۶...... آپ ﷺ چلنے میں کسی چیز کی طرف مڑ کر دیکھتے تو پورے جسم سے مڑتے صرف گردن یا نظر نہ پھیرتے۔

۱۹۷...... چلتے وقت کبھی آپ ﷺ اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑ کر چلتے۔

۱۹۸...... چلتے وقت آپ ﷺ اپنے تہبند کو پیچھے سے قدرے اونچا کر لیتے۔

حضور ﷺ کی عادات طیبہ گفت گو میں

۱۹۹...... آں حضرت ﷺ گفت گو فرماتے تو الفاظ اتنے ٹھہر ٹھہر کر ادا فرماتے کہ سننے والا آسانی یاد کر لیتا بلکہ اگر کوئی گننے والا آپ ﷺ کے الفاظ گننا چاہتا تو گن بھی سکتا تھا۔

۲۰۰...... گفت گو میں اکثر و بیشتر الفاظ کو تین مرتبہ دہراتے۔

۲۰۱...... آپ ﷺ بات کرتے وقت اکثر و بیشتر آسمان کی طرف بھی نظر اٹھا کر دیکھ لیتے۔

۲۰۲...... جس بات کا تفصیل سے ذکر کرنا ثقیل ہوتا تو اس کو آپ ﷺ کنایہ میں بیان فرماتے۔

۲۰۳...... کسی بات پر زور دینا ہوتا اور آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوتے تو ٹیک چھوڑ کر سیدھے بیٹھ جاتے اور خاص لفظ یا جملہ کو بار بار ارشاد فرماتے۔

۲۰۴...... بات کرتے وقت آں حضرت ﷺ مسکراتے اور نہایت خندہ پیشانی سے گفت گو فرماتے۔

۲۰۵...... جب آپ ﷺ حاضرین کو کسی بات سے ڈراتے تو زبان مبارک سے الفاظ ادا کرتے وقت ہاتھ کو زمین پر ملتے۔

۲۰۶...... جب آپ ﷺ بوقت گفت گو کسی چیز کی طرف اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ سے فرماتے۔ صرف انگلی سے اشارہ نہ فرماتے۔

۲۰۷...... آں حضرت ﷺ دوران گفت گو کسی بات پر تعجب کرتے تو ہتھیلی کو الٹ دیتے۔

۲۰۸...... کبھی دوران گفت گو تعجب کے وقت سیدھے ہاتھ کی اندر کی ہتھیلی الٹے ہاتھ انگوٹھے کے اندر کے حصہ پر مارتے۔

۲۰۹...... آپ ﷺ تعجب کے وقت کبھی سر ہلاتے اور ہونٹوں کو دانتوں سے دباتے۔

۲۱۰...... آپ ﷺ تعجب کے وقت کبھی ہاتھ کو ران پر مارتے۔

۲۱۱...... آپ ﷺ کسی فکر یا سوچ کے وقت زمین کو لکڑی سے کریدتے۔

۲۱۲...... جب کسی بات کو زیادہ واضح کرنا ہوتا تو ہاتھ یا انگلی کے اشارہ سے اس کو واضح فرماتے۔ مثلاً کسی دو چیزوں کے ساتھ ساتھ ہونے کو بتاتے تو شہادت کی انگلی کو بیچ کی انگلی کے ساتھ ملا کر اشارہ فرماتے۔ یا مثلاً کسی چیز کی مضبوطی کو بتلاتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل فرماتے۔

۲۱۳...... کسی اہم گفت گو کے وقت ٹیک لگا لیتے اور سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ پر رکھ کر سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو الٹے ہاتھ کی انگلیوں میں پشت کی جانب سے داخل فرماتے۔

یزید اور مدینہ منورہ کی پائمالی

جناب انیس الرحمٰن

"تاریخ آثار مدینہ منورہ" جناب انیس الرحمٰن کی مرتب کردہ ہے۔ اس میں انہوں نے مدینہ طیبہ کے مقامات کا جغرافیائی طور پر تعارف کرایا ہے۔ اس میں "حرّۃ الواقم" کا تعارف کراتے ہوئے اس کتاب کے (ص۲۲۰ سے ۲۲۲) پر یزید کے دور سیاہ کا ایک عمل قبیح درج کرتے ہیں۔ بعینہٖ یہ طویل اقتباس پیش خدمت ہے۔ جو قارئین لولاک کی تاریخی معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگا۔" (ادارہ)

"تاریخی لحاظ سے "حرّۃ الواقم" کے علاقے کی اہمیت اس لئے بھی ہے کہ ۶۳ھ میں یزید بن معاویہؓ کے عہد میں جو فوج "مسلم بن عقبہ المری" کی قیادت میں مدینہ منورہ روانہ کی گئی تھی وہ فوج اس علاقے "حرۃ الواقم" میں اتری تھی اور یہیں پر اہل مدینہ منورہ نے اس یزیدی فوج کا مقابلہ کیا تھا۔ لیکن یزیدی فوج کے ہاتھوں شکست کھائی۔ اس جنگ میں ساڑھے تین ہزار افراد شہید ہوئے ان میں سے چودہ سو افراد انصار مدینہ میں سے تھے اور تیرہ سو افراد کا تعلق مہاجرین مسلمان یعنی قریش سے تھا۔ اس دوران قتل ہونے والے کبار افراد میں فضل بن العباس بن ربیعۃ بن الحارث بن عبدالمطلب، معقل بن سنان، ابوبکر بن عبداللہ، یعقوب بن طلحہ اور عبداللہ بن زید وغیرہم شامل تھے۔ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر دیگر مہاجرین کو پابند سلاسل کر دیا گیا تھا۔

یزیدی فوج نے مدینہ منورہ میں داخل ہوکر لوٹ مار کی اور غلہ واناج پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد باقی بچ جانے والے کبار افراد کو یزید فوج کے سالار مسلم بن عقبہ المری کے سامنے پیش کیا گیا تاکہ وہ ان سے یزید کے حق میں بیعت لے سکے۔ اس دوران جس نے انکار کیا اس کی گردن اڑا دی گئی۔ اس کے بعد مسلم بن عقبہ نے مکہ مکرمہ کی راہ لی۔ لیکن اس دوران وہ سخت علیل ہوگیا اور مکہ پہنچنے سے پہلے ہی راستہ میں ہلاک ہوگیا۔

امام السمہودی اس واقعے کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ "یزید بن معاویہ نے اہل شام کا ایک عظیم لشکر مدینہ منورہ کی جانب روانہ کیا۔ اہل مدینہ منورہ نے اس لشکر کا مقابلہ مدینہ منورہ کے علاقے حرۃ الواقم میں کیا۔ لیکن اس لشکر سے شکست کھائی اور مدینہ منورہ شریف کو جارح فوج نے تین روز تک لوٹا۔ اس نسبت سے اس علاقے کو حرہ واقم کہا گیا۔ اس علاقے کو حرہ زہرہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر انصار اور مہاجرین اور تابعین کی بڑی تعداد قتل کر دی گئی۔ ان کی مجموعی تعداد ایک ہزار سات سو کے قریب ہے۔ جب

کہ دیگر افراد میں سوائے عورتوں اور بچوں کے قتل ہونے والے افراد کی تعداد دس ہزار سے زائد تھی۔ اس جنگ کے دوران یزیدی فوج کے ہاتھوں تقریباً سات سو حافظ قرآن بھی شہید ہوئے۔ مسجد نبوی شریف کی بے حرمتی ہوئی۔ اس کے صحن میں گھوڑے داخل کر دیئے گئے۔ اس بنا پر لوگوں نے یزید کی بیعت پر کراہت کا اظہار کیا اور وہ اس کی غلامی کے لئے تیار نہ تھے۔ اہل مدینہ منورہ نے یزید کی بیعت ٹھکرا دی اور کہا ”ہم نے اس شخص کی بیعت ٹھکرائی جس کا کوئی دین نہیں اور جو شراب پیتا ہے اور کتوں سے کھیلتا ہے۔“ عبداللہ بن حنظلہ الغسیل نے انصار مدینہ اور عبداللہ بن مطیع نے قریش (مہاجرین) سے بیعت لی اور یزید کے مقرر کردہ عامل کے خلاف مدینہ منورہ سے نکل کر جنگ کی۔ ابن الحنظلہ کہتے تھے ”ہم نے یزید کی اطاعت سے اس خوف کی وجہ سے انکار کیا کہ کہیں ہم پر آسمان سے پتھر نہ برس پڑیں۔“ اس تمام واقعے کو عامل مدینہ عثمان نے تحریر کر کے یزید کو ارسال کر دیا اور اسے اہل مدینہ منورہ کے خلاف اکسایا۔ جس پر یزید نے کہا ”واللہ میں ان پر بڑی فوج بھیجوں گا جو انہیں گھوڑوں تلے روندے گی۔“

المجد وغیرہ نے بھی ذکر کیا ہے کہ ”انہوں نے غلہ اپنے قبضے میں لے لیا اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وقت قتل ہوئے ان میں عبداللہ بن حنظلہ الغسیل اپنے آٹھ بیٹوں کے ساتھ شہید ہوئے۔ عبداللہؓ بن زید جو رسول پاک ﷺ کو وضو کرواتے تھے۔ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ اس کے علاوہ معقل بن سنانؓ الاشجعی بھی شہید ہوئے یہ فتح مکہ کے وقت اپنی قوم کا جھنڈا اٹھائے رسول پاک ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے۔

امام العباسی کی ایک روایت ہے جسے امام الواقدی نے بھی اپنی کتاب ”الحرۃ“ میں روایت کیا ہے کہ: **”ان النبی ﷺ خرج فی سفر من اسفارہ فلما مر بحرۃ زھرۃ وقف واسترجع فسی بذالک من معہ وظنوا ان ذالک من سفرھم معہ فقال عمر بن الخطاب یا رسول ماالذی رأیت؟ فقال النبی ﷺ اما ان ذلک لیس من سفرکم معی ھذا قالوا فما ھو یا رسول اللہ؟ قال یقتل فی ھذہ الحرۃ خیار امتی بعد اصحابی“**

﴾ بلاشبہ نبی کریم ﷺ اپنے سفروں میں سے ایک سفر پر روانہ ہوئے جس وقت ”حرۃ“ زہرہ کے مقام سے گزرے تو آپ ﷺ رک گئے اور پیچھے کو آئے جو اصحاب آپ ﷺ کے ساتھ تھے، انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ وہ سمجھے یہ ان کے سفر کا حصہ ہے اس پر عمر ابن الخطابؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کیا دیکھا؟ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ساتھ تمہارے سفر کا حصہ نہیں ہے تو اصحابؓ نے پوچھا تو پھر کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس حرہ (حرۃ واقم) میں میرے اصحابؓ کے بعد میری امت کے بہترین لوگ قتل کئے جائیں گے۔ ﴿

کعب الاحبار کی ایک روایت ہے کہ ’’ہم نے تورات میں یہ لکھا پایا ہے کہ مدینہ منورہ کے مشرقی علاقے ’’حرۃ‘‘ میں عظیم قتل عام ہوگا اور روز قیامت ان مقتولوں کے چہرے چمکیں گے۔ طبرانی نے ابی ہارون العبدری سے روایت کی ہے کہ ’’میں نے حضرت ابوسعید الخذریؓ کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کی داڑھی الجھی ہوئی تھی تو میں نے کہا: اے ابوسعید! آپ کی داڑھی کس نے نوچی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ ظلم اہل شام نے کیا ہے۔ وہ حرۃ کے علاقے میں داخل ہوئے اور جو کچھ میرے مکان میں موجود تھا لے لیا۔ اس کے بعد ایک اور جماعت میرے گھر میں داخل ہوئی۔ مگر انہیں وہاں اٹھانے کے لئے کوئی چیز نہ ملی جس کا وہ افسوس کرنے لگے اور کہا اس بوڑھے کو پکڑ کر لیٹا دو اور انہوں نے میری داڑھی کو بری طرح کھینچا جس کی وجہ سے میری داڑھی گچھے کی شکل اختیار کر گئی۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**

۲……حرۃ الوبرۃ

حرۃ الوبرہ کا علاقہ مدینہ منورہ کے مغربی جانب واقع ہے۔ آتش فشانی لاوے والی سرزمین کا یہ علاقہ شہر کے دیگر علاقوں میں اس لئے الگ حیثیت کا حامل تھا کہ یہاں کی زمین کہیں بہت اونچی تھی اور کہیں پر بہت نیچی تھی۔ یہاں چھوٹے چھوٹے ٹیلے بھی تھے۔ مسجد المنارتین کے بعد دو تنگ راستے آتے تھے۔ جس کے بعد بئر عروہ نامی کنواں تھا۔ اس کے بائیں جانب یہ علاقہ ’’حرۃ الوبرۃ‘‘ تھا۔ اس جانب چونے سے بنا پانی کا ذخیرہ کرنے کا گڑھا تھا۔ علامہ العباسی کہتے ہیں اس کا نام ’’برکۃ وبیک‘‘ تھا۔ برکۃ اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں اونٹوں کو بٹھا کر کچھ دیر قیام کیا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ میں حاجیوں کے اترنے کی تین جگہوں میں سے ایک یہ جگہ تھی۔ جو اس علاقے میں شمال مشرق کی جانب واقع تھی۔ اس مقام پر بنی سلمہ کے گھر تھے اور اس کے مغرب کی جانب قصر عروۃ نامی محل اور اس کا کنواں واقع تھا۔ واللہ اعلم‘‘ (تاریخ آثار مدینہ منورہ ص۲۲۰ تا ۲۲۲)

ختم نبوت علماء کنونشن گولارچی بدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۰/جولائی ۲۰۲۳ء صبح دس بجے جامع مسجد مدینہ گولارچی ضلع بدین میں ختم نبوت علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حکیم محمد عاشق نے کی۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد عامر اور قاری شاہ نواز نے کی۔ مبلغ بدین مولانا محمد حنیف سیال، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا غلام حسین سجاول، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی کے بیانات ہوئے۔ شیخ الحدیث حضرت سائیں محمد صالح کی دعا پر کنونشن اختتام پذیر ہوا۔ کنونشن میں دوسو سے زائد علماء کرام اور جماعتی احباب شریک ہوئے۔

مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کا طلباء مدارس عربیہ سے خطاب

انتخاب وتخریج: مولانا عتیق الرحمٰن سیفی

رجب (۱۳۷۳ھ، مارچ ۱۹۵۴ء) کے آخری ہفتہ میں مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر کے طلباء کی انجمن کا سالانہ اجلاس ہوا۔ اراکین انجمن نے اجلاس کی صدارت کے لئے حضرت مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کا انتخاب کیا۔ حضرت مفتی صاحب نے باوجود کثرت مشغولیت کے شفقۃً دعوت منظور فرمائی۔ اجلاس میں طلبہ نے عربی وارد و میں تقریریں کیں۔ بعد میں حضرت مفتی صاحب نے یہ مختصر سا خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔ جس میں طلباء واراکین مدرسہ دونوں کو خطاب ہے۔ جس ذوق وجذب سے یہ تحریر کیا گیا تھا اس سے حاضرین کافی محظوظ ہوئے۔ یہ خطبہ صدارت مدارس عربیہ کے اراکین وطلباء کے لئے بیش بہا مضامین وپند ونصائح پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشیں۔

قریباً پون صدی بعد قارئین کے ذوق نظر کی تسکین کے لئے پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ نحمدہٗ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذباللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھدان لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہٗ ونشھدان سیدنا ومولانا وشفیعنا محمداً عبدہٗ ورسولہ، امابعد!

بھائیو! میں چند معروضات آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزوشرف

آپ کون ہیں؟

آپ علوم نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حصول کے لئے گھربار اعزہ واقارب دوست واحباب کو چھوڑ چکے ہیں۔ آپ بقاء دین کا ذریعہ ہیں۔ آپ تاریکی شب میں نجوم ہدایت ہیں۔ آپ اس دور مایوسی میں امید کی جھلک ہیں۔ آپ کارخانہ رشد کے پرزے ہیں۔ آپ مورد رحمت الٰہی ہیں۔ آپ ہیں جن کے متعلق ارشاد نبوی ہے: مَنْ سَلَکَ طَرِیْقاً یَطْلُبُ بِہٖ عِلْماً سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقاً اِلَی الْجَنَّۃِ (بخاری شریف) یعنی طلب علم دین کے لئے جس نے راستہ طے کیا۔ درحقیقت وہ جنت کا راستہ طے کر رہا ہے۔ آپ وہ ہیں کہ ملائک عظام آپ کے قدموں میں بازو پھیلانے کو اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ تکریم بنی آدم آپ سے

ہے، وراثت نبوی کے آپ ہی مستحق ہیں۔ سکّان بر و بحر آپ کے لئے دست بدعا ہیں۔ افلاک و مافیہا کے لئے آپ موجب رشک ہیں۔ جب آپ کے دوسرے بنی نوع لذت دنیا میں مخمور ہیں تو آپ مصائب وتکالیف میں ہوتے ہوئے عشق حقیقی سے مست ہیں۔ اگر وہ مادی وسائل سے آسمان وزمین کے گوشوں کی سیاحت سے مسرور ہیں۔ وہاں آپ اپنی جھونپڑی میں بیٹھ کر رب السماء والارضین کی رحمتوں کے توارد سے خوش ہیں۔

اگر ان کو سیم وزر کی ظاہری خوب صورتی سے نشاط ہے تو آپ کو علمی موتیوں کے حصول سے انبساط ہے۔ تسلسل انبیاء کے انقطاع کے بعد آپ ہی سے احیاء ملت وابستہ ہے۔ نبی کی روح آپ کے وجود سے خوش ہے۔ صحابہ کرام نے جس باغ کو اپنے خون سے سینچا تھا، اس کی حفاظت وآبیاری کے لئے اب آپ ہی ان کے قائم مقام ہیں۔

آپ کے فرائض کیا ہیں

آخر آپ کو یہ رتبہ علیا کیوں ملا؟ کبھی آپ نے اس کو بھی سوچا۔ مراتب فائقہ کا حصول ہمیشہ اہم ذمہ داریوں کی انجام دہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ آپ نے جب اس وادیٔ پرخار میں سے گزرنے کا عزم کیا تو آپ کو بھی معلوم ہونا چاہئے کہ آپ جس متاع کو حاصل کر رہے ہیں۔ اس کی اشاعت میں اور لوگوں تک پہنچانے میں آپ کو کانٹوں پر چلنا ہوگا۔ لعل وجواہر کی بجائے آگ کے انگاروں سے کھیلنا ہوگا۔ آپ کے دل میں ایک کے سوا کسی سے عشق نہ ہوگا۔ آسائش وراحت کو خیرباد کہہ کر سب مال ومتاع کو چھوڑ کر اسی ایک میں فنا ہونا ہوگا۔ آپ کی آنکھیں خون بار ہوں گی۔ آپ کے جسم میں زخم ہوں گے اور چاہو گے کہ ان زخموں سے خون کی ندیاں بہا دیں اور بس نہ کریں۔ اس محبوب یکتا کے ایک تبسم جان نواز کے حاصل ہونے کی امید میں پھانسی کے تختے کا طواف کرو گے۔ جلّاد کے ہاتھوں کو بوسہ دو گے۔ آب شمشیر کو آب حیات سمجھو گے۔

یہی وہ مقام ہے جس کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اُقْتَلُ (بخاری شریف) اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں۔

اس کے لائے ہوئے قانون کو جاری کرنے اور اس کے پاداش میں مجروح ومقتول ہونے میں لذت حیات محسوس کرو گے۔ اس متاع کے حاصل ہونے کے بعد حصول زر وجاہ آپ کا مقصد نہ ہوگا۔ خود غرضی ومطلب برآری سے تمہارا کوئی تعلق نہ ہوگا اور بالفرض اگر غرض ہی کی تلاش ہے تو اس سے بھی بڑھ کر

کوئی غرض ہوسکتی ہے کہ رب السموات والارضین کے دین کی خدمت کرتے کرتے اپنی نعش جیسے متاع کا سودا یوں کریں کہ اس مال کو رب العالمین کے حوالہ کر دیں۔ جس کو ایک دن چھوڑنا ہی ہوگا اور ایک ایسی جان جس کو باجبر واکراہ ایک دن دینا ہی پڑے گا۔ دے کر اس کی رضا ومحبت جیسی لازوال نعمت حاصل کریں۔ اگر حطام دنیا کی فراہمی ہی آپ کی جدوجہد کا مقصد ہو تو معاذ اللہ آپ بھی ایسے ہوں گے جن کے بارے میں ارشاد ربانی ہے: فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (بقرہ:۱۶) آپ کا مقصد اگر تجارت ہی ہے تو یہاں بھی ایک تجارت ہے: إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ. (توبہ:۱۱۱)﴿بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جانیں خرید لیں ہیں اور ان کا مال بھی اور اس قیمت پر خرید لیں کہ ان کے لئے بہشت میں جاودانی زندگی عطا ہوگی۔﴾

عزیزان محترم! ہم نے ان کی وراثت کا دعویٰ کر لیا ہے جنہوں نے سب کچھ کھو کر سب کچھ حاصل کیا ہے۔ اپنے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہن کر اپنے پاؤں میں زنجیروں کے حلقے ڈال کر اپنے بدن کو خون آلود کر کے اور دار ورسن کو بوسہ دے کر حاصل کیا ہے۔ تم تو ان کے جانشین بننے کا عزم کر چکے ہو جنہوں نے سیم وزر کے بتوں کو توڑا، جنہوں نے شجر طمع کو بیخ وبن سے اکھاڑا، جنہوں نے دنیا کے جاہ وجلال وشہنشاہت کو ٹھکرایا اور ان سب پر اپنے مقصد تک پہنچنے کو ترجیح دی۔

میرے بھائیو! تم نے دلوں کے رخ بدلنے ہیں، تمہارے سامنے تو عقائد وافکار میں انقلاب پیدا کرنا ہے۔ تم نے تو لوگوں سے ان کے مالوفات ومحبوبات کو چھڑانا ہے۔ ان سے اعتقاد وعمل وتصدیق واعتراف کی طلب کرنی ہے۔ اگر سب کچھ دے کر بھی ایک چہرے کو اپنی طرف مائل کر سکو گے۔ اگر ایک دل بھی ہاتھ آئے تو اس کو کامرانی وفلاح سمجھو گے۔ یہی تمہارے لئے کامیابی وفوز ہوگا۔ آپ جانتے ہیں کہ صدیوں سے تمہاری قوم غفلت وجہالت کی تاریک گھٹاؤں میں محبوس ہے، تعصب اور جمود نے ان کی راہیں مسدود کر لی ہیں۔ عقائد باطلہ اور نئے نئے فتنوں نے ان کو گھیر لیا ہے۔ بنی نوع انسان شک وریب کی بیماریوں سے صاحب فراش ہے۔ یقین سے محرومی کے باعث خستہ حال ہے سچائی کی جگہ کذب بیانی نے لے لی ہے۔ کھرے کو کھوٹا سمجھا جا رہا ہے، اوہام وبدعات کا زنگ ان کے دلوں پر چھایا ہوا ہے۔ تم نے ان بیماریوں کے ازالہ کے لئے ایک نسخہ شفا لے کر پہنچنا ہے۔ تم نے ان کے سارے دکھوں کا علاج کرنا ہے۔ ان کے سکون کو حرکت سے بدلنا ہے۔

عزیزان محترم! میں دیکھتا ہوں کہ زمانہ حال میں طلباء علوم دینیہ سے جب فارغ ہوتے ہیں تو ان میں وہ تڑپ ہوتی ہے نہ وہ والہانہ اضطراب ہوتا ہے، نہ وہ توکل علی اللہ کی نعمت سے معمور ہوتے ہیں بلکہ طمع

ومایوسی وحرص کی ظلمت ان کے راہ کو بھی روک لیتی ہے۔ جس نے نور بن کر ظلمت کو محو کرنا تھا۔ وہ ظلمت کدہ ہوتا ہے، وہ رب العالمین کی صفت ربوبیت پر یقین کرنے میں قاصر ہوتے ہیں۔ وہ حکومت وقت میں ایک مقام حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

ذرا رب العالمین کے لفظ پر غور کرو! اللہ اللہ جو مزدور تمام جہانوں کے مالک تمام عالم کے شہنشاہ تمام کائنات خلق کے فاطر و پروردگار سے لینے والا ہو۔ اس کی نظروں میں زمین پر چلنے والے انسان جو اپنے ایک دانے ذرہ رزق کے لئے اسی بارگاہ کے محتاج ہیں۔ کیا وقعت رکھتے ہیں کہ وہ ان کے آگے دست طلب دراز کرے اور انہیں اپنا خریدار بنائے۔ یہ رائج الوقت نظام جس کو فرنگی کے ظالم ہاتھوں نے فقط اس لئے نافذ کیا تھا تاکہ تم میں آزادی ضمیر اور جذبات حریت نہ ابھریں۔ جو دین الٰہی کو نیست ونابود کرنے اور علم دین کے وقار کو ختم کرنے کے لئے معرض وجود میں آیا تھا۔ آپ حضرات بایں ہمہ کیا اس کی بھی خواہش رکھتے ہیں کہ العیاذ باللہ اس کارخانہ ظلم میں تمہارا بھی ہاتھ ہو اور اس ظلم وعدوان کے تم بھی داعی بنو۔ وائے ناکامی ومحرومی، خود پاسبان ہی اگر چور کا پارٹ ادا کرے تو اس گھر کا خدا حافظ۔

تم میں ارباب ظلم جو ظاہری دولت پر ناز کرتے ہیں کے عطیات ومراتب وعہدہ جات کو بلا تأمل رد کرنے کی قوت ہونی چاہئے۔ تمہارا تو میزان سود وزیاں ہی دوسرا ہے۔ تمہارے پاس تو وہ خزانہ عامرہ ہے کہ آج پورے ملک میں تم جیسا دولت مند نہیں ہے۔ تمہارے لئے تو قاسم ہی اور مقرر ہوا ہے۔ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ (بخاری شریف) پر نظر ڈالئے۔ چاندی اور سونے کے ٹکڑوں کے علاوہ بھی ایک معدن ہے۔ جہاں سے تم فیضیاب ہو رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خیر ہے وہ تو تمہیں حاصل ہے۔ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْراً یُّفَقِّہُ فِی الدِّیْنِ (بخاری شریف) پھر تمہیں اور کون سی خیر کی تلاش ہے۔ یَا لَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ (یاسین:۲۶،۲۷) کاش میری قوم کے لوگوں کو یہ معلوم ہوتا کہ میرے پروردگار نے مجھے کس سبب سے بخش دیا اور کیوں معزز ومکرم بنایا۔

یہ ہے تمہارا میدان عمل اور جدوجہد کی جولان گاہ اور یہی تمہارے مراتب علیا کا پیش خیمہ ہے یہی تمہارے لئے میزان ہے جس سے تم جان سکتے ہو کہ تمہارا کون سا مقام ہے۔ امام دار الہجرت امام مالکؒ کے بلاغات میں ہے اَنَّ الْعُلَمَاءَ یُسْئَلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَمَا یُسْئَلُ الْاَنْبِیَاءُ علیہم السلام یَعْنِیْ عَنْ تَبْلِیْغِہٖ.

اہم مشورے

آخر میں نفس حصول علم کے بارے میں چند اہم مشورے پیش کرتا ہوں:

۱...... طلباء علوم عربیہ آج کل باوجود فارغ التحصیل ہونے کے اور عربی فاضل ہونے کے عربی بول چال

پر قادر نہیں ہوتے۔ اس پر جتنا زور دیا جائے کم ہے اور یہ طلباء مدارس عربیہ کے لئے باعث ننگ وعار ہے کہ انگریزی سکول کے طلبا باوجود کم استعداد ہونے اور باوجود قواعد نحو کے ناقص ہونے کے برجستہ تلفظ کرتے نظر آتے ہیں، لیکن عربی جیسے منضبط قواعد نحو کے حامل وحافظ عربی میں مختصر کلام کے ادا کرنے پر قادر نہ ہوں۔ اس لئے چاہئے کہ آپ حضرات اپنے اوپر لازم کرلیں کہ آپس میں گفت گو عام محاورات میں بول چال زبان عربی میں ہو۔ آپ کی یہ غفلت آپ کے لئے مہلک ہے۔ اگر آپ سمجھ جائیں تو آپ کو بام ترقی پر گامزن ہونے میں دیر نہ لگے گی۔ اپنے مدارس میں ایک شعبہ اصلاح بیان ضرور قائم کریں تاکہ آپ بالبداہۃ عربی تقریر پر قادر ہوں۔ اس کے علاوہ اردو اور عربی کا متبادل ترجمہ ضرور کریں تاکہ آپ عربی کی تحریر بھی باقاعدہ کرسکیں۔

۲...... آپ کو خوشنویسی سیکھنے کی از حد ضرورت ہے۔ آپ کے خطوط کا معیار بہت نیچا ہے جس سے ہمارے سر شرم سے جھکے ہوئے ہیں۔ میں آپ کو اس جانب توجہ دینے کے ساتھ مدارس عربیہ کے اراکین سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ بھی اس کا ضرور انتظام فرماویں۔

۳...... فن قرأت ایک لازمی اور ضروری علم ہے۔ افسوس کہ غیر ضروری علوم خصوصاً فلسفہ یونان کی تنقیح وکرید میں ارسطو وافلاطون کی بوسیدہ ہڈیوں کے ٹٹولنے میں آپ سالہا سال ضائع کرتے ہیں۔ لیکن خداوندی کلام کی لذت سے آپ محروم ہیں اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ میں سے اکثر ایسے ہیں جو قدر ما تجوز بہ الصلوٰۃ پر بھی قادر نہیں ہیں۔ اسی طرح قرآن حکیم کے ظاہری حسن کے ساتھ آپ باطنی خوبیوں سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ معتمد تفاسیر کے مطابق ترجمہ میں بھی آپ کو مہارت ہونی چاہئے جو اس وقت مفقود ہے۔

۴...... ضروری دنیوی علوم کی جانب بھی آپ کو غافل نہیں ہونا چاہئے۔ جس مقصد کو آپ نے حاصل کرنا ہے وہ اس کے بغیر حاصل ہونا مشکل ہے۔ مدارس کو اس کا بھی انتظام کرنا چاہئے۔

۵...... موجودہ زمانہ کے فرق باطلہ مرزائیہ، روافض، منکرین حدیث، دہریہ نیچریہ کی طرف سے اسلام پر آئے دن حملے ہوتے رہتے ہیں، ان کے متعلق آپ کو اصول مناظرہ کے ماتحت تیاری کرنی چاہئے۔ ان کے خیالات باطلہ اور اس کے جوابات آپ کو زبانی یاد ہونے چاہئیں۔ ورنہ آپ اسلام کی صحیح خدمت نہیں کرسکتے۔ کیا کرامیہ، جبریہ، قدریہ، مرجیہ وغیرہ فرق کی تردید کی بھی آج ضرورت ہے جس کے تم در پے ہو۔ مدارس عربیہ اپنے نصاب میں زمانہ کے مطابق اہم تبدیلیوں کے بعد ہی قوم کی صحیح خدمت کرسکتے ہیں۔

میں آپ کا بہت وقت لے چکا ہوں۔ آپ حضرات کی خدمت میں آخری استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس عاجز کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق بخشے اور دین قویم کی خدمت کی بیش از بیش توفیق دے۔ آمین! وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ! (ماہنامہ الصدیق ملتان ج۴ ش۸، ۹ ص۳۳ تا ۳۷)

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

عمر رفتہ کی تلاش

ایک سال زمانۂ قیام ٹریننگ اسکول میں کوئی قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا، اتوار کو شہر میں جانے کی اجازت تھی۔ ایک روز جب میں (نقی محمد خورجوی) شہر گیا تو راستے میں وہ مکان ملا جب کہ والد صاحب وہاں انسپکٹر تھے اور ہم لوگ اس مکان میں رہا کرتے تھے، میری عمر اس زمانے میں ساٹھ سال کی تھی۔ مکان مجھے بخوبی یاد تھا۔ اس میں بڑا طاق تھا جو دیوار کے دونوں جانب کھلا ہوا تھا۔ میرا مشغلہ یہ تھا کہ میں طاق میں اکثر بیٹھا رہتا۔ کبھی اس طرف کود جاتا، کبھی دوسری طرف۔ طاق کافی بڑا تھا، اسی مکان کے پھاٹک پر پہنچ کر چوں کہ اس مکان سے مجھے انس تھا، میں پھاٹک کے سامنے، جس کے اندر کافی بڑی دوباری تھی، جس میں ٹم ٹم کھڑی رہتی تھی، رک گیا۔ بچپن کا زمانہ میری نظروں کے سامنے آ گیا۔ میں نے دوکان دار سے جس کی دکان پھاٹک سے ملی ہوئی تھی پوچھا کہ اس میں کون رہتا ہے؟

معلوم ہوا کہ ایک مسلمان وکیل صاحب ہیں۔ میں یہ پوچھ ہی رہا تھا کہ وکیل صاحب بھی نکل آئے اور مجھے کھڑا دیکھ کر پوچھا، کس کی تلاش ہے؟ وہ ادھیڑ عمر کے تھے، مجھے کچھ مذاق سوجھا۔ میں نے کہا کہ حضرت! مجھے اس چیز کی تلاش ہے جو نہیں مل سکتی۔

انہوں نے گھور کر مجھے دیکھا اور سمجھے کہ یہ کوئی آوارہ لڑکا ہے۔ میرے چہرے پر مونچھ ڈاڑھی کی بجائے رواں بھی نہ تھا کیوں کہ چیچک میں صاف ہو گیا تھا۔ کہنے لگے کہ میں نہیں سمجھا کہ وہ کیا چیز ہے جو نہیں مل سکی؟ میں نے کہا کہ ''عمر رفتہ!'' بولے ''سبحان اللہ، میرے مکان سے اور عمر رفتہ سے کیا واسطہ؟''

میں نے والد صاحب کے زمانے کے کم عمری میں اس مکان میں رہنے اور طاق میں بیٹھ کر کھیلنے وغیرہ کے واقعات سنائے۔

ہاتھ میں ان کے پان تھا اور وہ کچہری کو جا رہے تھے، میری گفت گو سے کچھ ایسے متاثر ہوئے کہ پان منہ میں رکھ کر کہا کہ آپ کا وہ طاق اپنی جگہ پر قائم ہے، آیئے! آپ کو دکھلا دوں۔ میں نے منع بھی کیا، لیکن وہ نہ مانے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اندر دروازے میں لائے۔ آواز دے کر پردہ کرایا اور چبوترے پر چڑھ کر

طاق کے پاس لے جاکر کھڑا کر دیا اور کہا کہ اگر دل چاہے تو تھوڑی دیر اس میں بیٹھ کر عمر رفتہ کی یاد تازہ کیجئے۔ دالان میں کچھ عورتیں تھیں ان کو جا کر یہ لطیفہ سنایا۔

میں نے کہا کہ اگر میں اس طاق میں بیٹھ سکتا تو ضرور بیٹھتا۔ لیکن پہلے وہ بڑا اور میں چھوٹا تھا اور اب وہ چھوٹا اور میں بڑا ہوگیا ہوں۔ اس وجہ سے مجبور ہوں۔ میں نے وکیل صاحب کی مہربانی کا شکریہ ادا کیا اور یہ کہہ کر رخصت ہوگیا کہ وہ تو ''عمر رفتہ'' تھی۔ لیکن آج کا یہ واقعہ بھی ''یادرفتہ'' میں شمار ہونے لگے گا۔ وہ مجھ سے مل کر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ پھر آیئے گا۔ لیکن میرا جانا نہ ہوسکا۔

جو کچھ میں لکھ رہا ہوں، ایک ایسے سینما کی طویل فلم ہے کہ جس کی بعض لطافتوں میں میں خود گم ہوجاتا ہوں اور بے ساختہ کہہ گزرتا ہوں کہ ''ہائے گزری ہوئی عمر اور گزرے ہوئے زمانے! میں تجھے کہاں پاؤں؟''　(عمر رفتہ از نقی محمد خورجوی ص ۹۷، ۹۸)

وضع داری کی ایک مثال

۱۹۰۹ء میں ایک سرکاری ضرورت سے مجھے (نقی محمد خورجوی) مونگیر ضلع پٹنہ جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ مقام دریا کے کنارے پر واقع ہے اور ایسٹ انڈین ریلوے کی ایک شاخ یہاں آن کر ختم ہوجاتی ہے۔ ریلوے اسٹیشن اس قدر مختصر کہ ایک کمرہ اسٹیشن ماسٹر کا، دوسرا ٹکٹ کلکٹروں کا اور ویٹنگ روم۔ میں ویٹنگ روم میں گیا، ڈیڑھ دو بجے رات کا وقت تھا۔ دو آرام کرسیاں، دو چھوٹی کرسیاں اور ایک بڑی میز تھی۔ چوں کہ دوسرا مسافر نہ تھا اور مجھے آرام کرسی پر سونے کی عادت نہ تھی، میں نے میز پر بستر کیا اور سوگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آہٹ سے آنکھ کھلی دیکھا کہ دو صاحبان انگریزی وضع میں آئے اور آرام کرسیوں پر دراز ہوگئے اور صبح سویرے چلے گئے۔

میں اٹھا، ضروریات سے فارغ ہوا، کپڑے پہنے، چائے کی خواہش ہوئی لیکن اسٹیشن پر نہ ہوٹل نہ چائے کی دوکان۔ شہر ایک میل سے کچھ زائد فاصلے پر، کوئی سواری نہیں، کیوں کہ ٹرین کے آنے کا کوئی وقت نہ تھا۔ چائے کی طلب بھی کافی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ ایک میل کی مسافت گوارا کی اور شہر کی طرف چل دیا۔

تھوڑی ہی دور چل کر برلب سڑک ایک باغ نظر آیا جس کا کافی شاندار پھاٹک، باغ کا دل فریب نظارہ، اندر عالی شان کوٹھی، پھولوں کا چمن، صبح کا وقت، یہ سماں کچھ ایسا بھلا معلوم ہوا کہ میں دروازے کے قریب جہاں پہرے والا سپاہی کھڑا تھا جا کر دیکھنے لگا۔ میں پہرے والے سے کچھ پوچھنا ہی چاہتا تھا کہ ایک پرانی وضع قطع کے معمر بزرگ نمودار ہوئے۔ سلیم شاہی جوتی، ڈھیلے پائنچے کا پاجامہ، ململ کا انگرکھا، گول قالب نما ٹوپی، ہاتھ میں خوشنما چھڑی، خشخاشی داڑھی، سفید بال، گورا رنگ، ٹہلتے ہوئے سامنے سے گزرے۔ مجھ

اجنبی کو دیکھ کر رکے۔ پہرے والے کو اشارے سے بلایا اور میری بابت کچھ دریافت کیا۔ پہرے دار میرے پاس آیا اور مجھے اپنے ساتھ ان کے پاس لے گیا۔ میں برجس کوٹ اور ترکی ٹوپی پہنے ہوئے تھا۔ خود سلام کرنے میں پیش قدمی کی۔ نہایت محبت آمیز لہجے میں پوچھا کہ آپ کو کس کی تلاش ہے؟

میں نے کہا کہ فلاں سرکاری کام سے میں یہاں آیا ہوں، شہر جارہا تھا، باغ کی خوشنمائی اور دل فریبی نے مجھے اپنی طرف متوجہ کرلیا ہے۔ یہ سن کر وہ بہت خوش ہوئے، پوچھا آپ کو باغ کا شوق ہے؟

جی ہاں! کون سے پھل آپ کو مرغوب ہیں؟ میں نے کہا کہ کیلا۔

یہ کہہ کر کہ: آیئے! میں آپ کو بہترین کیلے کھلاؤں، اپنے ساتھ کوٹھی میں لے گئے۔ ڈائننگ روم میں دو صاحب نو عمر اور بیٹھے ہوئے تھے۔ چائے پی رہے تھے۔ میرا ان سے تعارف کرایا، جہاں تک مجھے یاد ہے دونوں کا ایک ہی سا نام بتلایا مسٹر محمد علی بیرسٹر اور مسٹر محمد علی جناح۔

خود مونگیر کے نواب تھے (نام یاد نہیں) ان کو بھی کیلے مرغوب تھے اور باغ میں انواع واقسام کے کیلے کے درخت تھے۔ نواب صاحب اس قدر خلیق تھے کہ خود الماری میں سے کیلے نکال کر مجھے دیتے تھے اور ان کے نام اور مقام جہاں سے پود منگائی تھی بتلاتے جاتے تھے۔ میں نے کہا کہ نواب صاحب آپ کے ہاں تو اتنی اقسام ہیں کہ چکھنے ہی سے پیٹ بھر گیا۔ مجھ سے میرا وطن دریافت کیا۔ فرمایا کہ خورجہ کا تو اچار شلجم مشہور ہے۔ صرف ایک مرتبہ کھانے کا اتفاق ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ اب ان شاء اللہ آپ پھر کھائیں گے اور عنقریب کافی مقدار میں آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔

چائے سے فارغ ہوکر میں نے اجازت چاہی، فرمایا کہ فٹن (سواری) آپ کے واسطے تیار ہے۔ اس میں کچہری جایئے۔ فارغ ہوکر اسی میں واپس آیئے اور کھانا دوپہر کا میرے ساتھ کھایئے۔ اگر فرصت نہ ہو تو کھانا کچہری پہنچ جائے گا۔ چنانچہ میں کچہری گیا کام زیادہ تھا، کھانا کچہری میں آگیا۔ شام کو نواب صاحب کے ساتھ چائے پی، باغ کی سیر کرائی، مختلف موضوع پر گفت گو ہوئی۔ پرانے وضع دار رئیس تھے۔ نو بجے رات کو ان کے ساتھ کھانا کھایا دس بجے کی ٹرین سے جانے کے واسطے اسٹیشن پر آگیا۔ فرمایا کہ جب بھی آنے کا اتفاق ہو بلاتکلف آن کر میرے ساتھ قیام کیجئے۔ میں نے نہایت مخلصانہ ان کا شکریہ ادا کیا۔

جب میں اسٹیشن پر آن کر ٹرین میں بیٹھ گیا تو ایک شخص ایک ٹوکری لایا جس میں انواع واقسام کے پھل اور کیلے تھے اور کہا کہ یہ نواب صاحب نے ساتھ لے جانے کے واسطے آپ کو بھیجے ہیں۔ نواب صاحب کے اعلیٰ اخلاق سے میں بہت متاثر ہوا۔ یہ تھے اس زمانے کے وضع دار جن کو آنکھیں ڈھونڈتی ہیں۔

(عمر رفتہ ص ۱۳۷ تا ۱۳۹)

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 20 ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

ساتواں امر: آپ نے لکھا ہے کہ غلطیوں کو نکالنے کے بعد اب تھوڑے سے الفاظ اور چند آیتیں مشتبہ رہ گئی ہیں، جب تیس ہزار غلطیاں تھیں تو اکثر کی تصحیح ہوگئی، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ نصف سے زیادہ اغلاط درست کردی گئیں، اس کے مقابلہ میں جب آپ کہیں گے کہ زیادہ کی اصلاح ہوگئی کم کی باقی ہے، یعنی نصف سے کم تعداد کی اصلاح باقی ہے تو الفاظ قلیلہ سے یہاں آپ کی کیا مراد ہے؟ یعنی دس بارہ ہزار یا پانچ سات ہزار یا سو دو سو یا دس بیس، کچھ تو آپ کو اندازہ بتانا چاہئے تھا، بات مبہم آپ نے چھوڑ دی، اسی طرح آپ نے کچھ آیتوں کے متعلق بتایا ہے کہ مشتبہ رہ گئی ہیں، تو آپ کی اس سے کیا مراد ہے؟ پچیس، پچاس آیتیں، یا دس، بیس آیتیں، کچھ تو بتایئے۔

آٹھواں امر: آپ نے لکھا ہے کہ انجیل کی تمام تعلیمات اور احکام تحریف سے محفوظ ہیں، کیا اس سے آپ کی مراد کچھ تعلیمات اور کچھ احکام میں تحریف نہیں ہوئی، اگر تحریف ہوبھی گئی تو مطلب اصلی میں کوئی تغیر نہیں ہوا، اگر یہ مراد ہے تو اس کی وضاحت ضروری ہے۔

آپ بار بار کہتے ہیں کہ متن میں تحریف نہیں ہوئی، آپ اس کی تفسیر مطلب اصلی کے لفظ سے کرتے ہیں جبکہ یہ اصطلاح آپ کے علاوہ کسی سے نہیں سنی گئی، یہ آپ کی خانہ ساز ہے اس لئے اس کی پوری اور مکمل وضاحت ضروری ہے۔

نواں امر: آپ نے لکھا کہ تحریف کا علم اس سے بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کے پیغمبر (ﷺ) کے زمانے میں یا اس سے پہلے جو انجیلیں لکھی گئی تھیں ان سے مقابلہ کر کے دیکھا جائے، تو کیا اس کا ثبوت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے قبل لکھی گئیں اور آج تک وہ موجود ہیں کہ ان کا تقابل کیا جائے، کیا آپ کی تحریر کا یہی مقصد ہے یا کوئی دوسرا مطلب ہے؟ اگر پہلا مطلب ہے جیسا کہ آپ نے ''میزان الحق'' میں لکھا ہے، تو ہمارا سوال ہے کہ کیا آپ کے جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ انجیلیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے قبل لکھی گئیں؟ یا بعض لوگوں کا خیال ہے؟ یا صرف آپ کی رائے ہے؟ پھر یہ بھی سوال ہے کہ کیا یہ یقینی ہے؟ اگر یقینی طور پر اس کا علم ہے تو اس کی دلیل دیجئے، اور اس کی سند بیان کیجئے، ہمارے پاس جو اسناد کی کتابیں ہیں ان میں ہماری تلاش کے باوجود ان کی سند ایسی نہیں جو قابل اعتماد ہو یا یہ بات محض ظن غالب کی بنیاد پر آپ کہتے ہیں؟

دسواں امر: آپ نے لکھا ہے کہ تحریف متن یعنی مطلب اصلی میں تحریف اوراسی طرح بعض آیات جن کو آپ لوگ دلیل میں پیش کرتے ہیں ان کا ثبوت اس بات پر منحصر ہے کہ کوئی قدیم نسخہ دریافت کیا جائے اوراس سے موجودہ انجیلوں کا مقابلہ کیا جائے تب ہی تحریف ثابت ہوسکتی ہے ورنہ نہیں، یا کسی دوسرے طریقے سے بھی تحریف ثابت کی جاسکتی ہے؟ اگر ثابت کی جاسکتی ہے تو اس کو صراحت سے بیان کیا جائے اور لکھئے کہ اگر دوسرے طریقے سے بھی تحریف ثابت کریں گے تو ہم تسلیم کریں گے۔ آپ اپنے خط میں ان باتوں کے بارے میں وضاحت سے لکھئے تب میں آپ کے خط کا جواب لکھوں گا مگر پہلے یہ وضاحتیں ضروری ہیں، مہربانی کر کے اپنے ان علماء کے نام لکھئے جنہوں نے انجیل کی غلطیوں کی اصلاح کی ہے جو آپ لوگوں کے نزدیک معتبر بھی ہوں، ان کا نام، ان کا زمانہ بھی لکھئے، یہ بھی بتایئے کہ کتنے اورکون کون ’’عہدِ عتیق‘‘ کی تصحیح کرنے والے ہیں؟ اور کتنے اورکون کون ’’عہدِ جدید‘‘ کی تصحیح کرنے والے ہیں؟۔

پادری فنڈر کا چوتھا خط

’’پادری فنڈر‘‘ نے ۲۱/اپریل ۱۸۵۴ء کو ’’مولانا کیرانویؒ‘‘ کے خط کا جواب دیا اس میں اس نے لکھا کہ ’’آپ نے اتنے سوالات کئے ہیں کہ ان کے جواب کے لئے تو پوری ایک کتاب کی ضرورت ہے، ایک خط میں کیسے آسکتے ہیں؟ اور پھر آپ کی باتوں کا جواب بھی ضروری نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں بعض سوالات وہ ہیں جن کے جوابات ہم نے مجلسِ مناظرہ میں دیدیئے ہیں، اور بعض مسائل وہ ہیں جن پر آئندہ منعقد ہونے والی مجلس مناظرہ میں مباحثہ ہوگا۔

میں نے بہت وضاحت سے لکھ دیا ہے کہ مناظرہ کس منزل پر ختم ہوا، میرے اور ’’پادری فرنچ‘‘ کے حکم کے مطابق بات یہاں تک پہنچی تھی کہ آپ اس دعویٰ کو ثابت کریں کہ انجیل کے مضمون میں تحریف ہوئی ہے، میں نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ صرف اسی مسئلہ پر آئندہ جلسہ میں گفت گو ہوسکتی ہے اور کسی دوسرے مسئلہ پر مباحثہ نہیں ہوگا، لیکن آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اور بہت سے سوالات پیش کر دیئے، آپ لکھیں کہ کیا ہماری شرط آپ کو منظور ہے؟ یا نہیں؟ اگر آپ ہماری شرط مان لیتے ہیں تب تو دوبارہ مناظرہ ہوسکتا ہے، اور صرف اسی مسئلہ پر آپ دلائل دیں گے، آپ کے جواب کے بعد ہم غور کر کے آپ کو جواب دیں گے، اور آپ کے سوالات کے جوابات مباحثہ سے قبل مجھے دینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، اور اگر میری شرط منظور نہیں تو سمجھ لیجئے مناظرہ ختم مجلسِ مناظرہ نہیں منعقد کی جائے گی، میں پہلے خط میں بھی یہ بات لکھ چکا ہوں۔

شیخ کیرانویؒ کا جواب

’’مولانا کیرانویؒ نے ’’پادری فنڈر‘‘ کو نہایت برہمی کی حالت میں آخری خط ۲۲/اپریل ۱۸۵۴ء

کو لکھا، آپ سمجھ چکے تھے کہ شکار بدک چکا ہے اب جال میں پھنسنے والا نہیں، اس کو کھری کھری سنا دینا ہی وقت کا تقاضا ہے آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی کہ اس کی پشت پر ایک ظالم حکومت کی طاقت ہے ایک کامل الایمان مرد مجاہد کا جو فرض ہوتا ہے وہ انہوں نے ادا کیا اور شرعی رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل ہی آپ کی شایانِ شان تھا، آپ نے اس کو لکھا:

(۱): آپ کا خط پڑھ کر نہایت حیرت ہوئی، بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ بلا وجہ کے بہانے ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں، کہ آئندہ مناظرہ نہ ہونے پائے، ایک طرف آپ ''کتبِ مقدسہ'' میں جعل سازی مانتے ہیں اور مجمعِ عام میں اقبال جرم بھی کرتے ہیں، ایک دو جگہ نہیں آٹھ جگہ کتر بیونت کو کھلے عام مانتے ہیں۔ پھر خواہ مخواہ کہنے والے کی بھول چوک کہتے ہیں، جب ہم نے انگلی رکھ کر آپ کو یہ تحریف و تبدیلی اور جعل سازی آپ کو دکھا دی تو پھر کس منہ سے کہتے ہیں کہ مضمون اصلی میں تحریف نہیں ہوئی، آپ اس میں تحریف ثابت کر دیں، یہ بھی کوئی انصاف ہے۔

(۲): آپ نے یہ بھی لکھا کہ جس دستاویز میں آٹھ جگہ جعل سازی ثابت ہو چکی ہو اور دستاویز پیش کرنے والا اس کو تسلیم کرتا ہو کہ ہاں جعل سازی ہوئی ہے ایک جگہ نہیں آٹھ جگہ ہیر پھیر کیا گیا ہے، وہی جعلی دستاویز پیش کر کے دعویٰ کرتا ہے کہ یہ صحیح ہے اور اس کے مقصدِ اصلی میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا، کیا کوئی عقل مند آدمی اس کے دھوکے میں آ سکتا ہے؟ اگر مقصد اصلی ساری دنیا کو فریب ہی دینا ہے تو یقیناً آپ کے مقصدِ اصلی میں کوئی فرق نہیں پڑا، ظاہر ہے کہ یہ بڑی ہٹ دھرمی ہے، بے حیائی ہے، کوئی آدمی اس طرح کی جعلی دستاویز انہیں انگریزوں کی عدالت میں پیش کر کے معلوم کرے کہ اس کو کتنے برس کی سزا ہوتی ہے، اور جعل سازی اور فریب دہی کا انجام کتنا تلخ ہوتا ہے، لیکن حکومت کے غرور میں سب کچھ ہو رہا ہے۔ مولانا کیرانویؒ نے مزید تحریر فرمایا کہ مقصدِ اصلی پر حرف نہیں آیا یہ دعویٰ آپ کا ہے تو آپ خود اس کو ثابت کیجئے، یہ کیا بات ہوئی کہ دعویٰ تو آپ کریں اور ثابت ہم کریں، ''البینة علی المدعی'' آپ کے الفاظ ہیں:

یہ پہلے سے طے شدہ ہے کہ ہم معترض ہوں گے اور آپ مجیب، ہم نے تحریف ثابت کر دی اب آپ کا دعویٰ ہے کہ مقصدِ اصلی میں تحریف نہیں ہوئی تو آپ اس کو دلیل سے ثابت کیجئے، ہم کو ''کتبِ مقدسہ'' میں تحریف اور جعل سازی ثابت کرنی تھی، ہم اپنی ذمہ داری پوری کر چکے اب صرف آپ کی ذمہ داری باقی ہے، آپ اس کو کیوں نہیں ادا کرتے؟۔

اس مطالبہ کے بعد مولانا کیرانویؒ نے اپنے دعویٰ تحریف کو مزید مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے کچھ اور شواہد پیش کرتے ہوئے خط میں تحریر فرمایا کہ: ''کتب مقدسہ'' کا مشکوک ہونا تو طے ہے، آپ بھی

مانتے ہیں اور آپ کے بڑے بڑے علماء بھی مانتے ہیں۔ آپ کے ممتاز ترین اہلِ علم نے ''کتبِ مقدسہ'' کی اکثر مجموعہ کو مشکوک ومشتبہ کہا ہے، چند جملوں اور فقروں کے مشکوک ومشتبہ ہونے کی بات نہیں بلکہ پوری کی پوری کتاب ہی کو مشکوک کہا ہے۔ اکثر عیسائی علماء نے ''پطرس'' کے دوسرے رسالہ اور ''رسالہ یعقوب''، ''رسالہ یہودا''، ''یوحنا'' کے دوسرے اور تیسرے رسالہ کو اور مشاہدات یوحنا کے بارے میں صاف اعتراف کیا ہے، کہ یہ حواریوں کی تصنیفات نہیں ہیں، ہم نے اپنی کتاب ''اعجازِ عیسوی'' میں تفصیل سے لکھ دیا ہے۔

اگر ان کتابوں کی سند متصل موجود ہوتی تو یہ عیسائی علماء کیوں اس سے انکار کرتے، حد تو یہ ہے کہ ''متی'' کی انجیل جو انجیلوں میں اول انجیل مانی جاتی ہے اس کی خود سند متصل موجود نہیں ہے، یہ عبرانی زبان میں تھی۔ اور آج روئے زمین پر یہ عبرانی نسخہ نہیں پایا جاتا صرف اس کا ترجمہ پایا جاتا ہے، اس یونانی ترجمے کا حال یہ ہے کہ نہ اس کے مصنف کا پتہ ہے اور نہ مصنف کے بارے میں کوئی علم ہے کہ وہ کون آدمی تھا؟

مولانا کیرانویؒ نے مذکورہ بالا حقائق کی شہادت میں مسیحی علماء کی ایک پوری فہرست پیش کر دی ہے اور بتایا ہے کہ یہ سب کے سب مذکورہ بالا صداقت کو قبول کرتے ہیں، اس سلسلہ میں آپ کے الفاظ یہ ہیں: ''جیسا کہ مندرجہ ذیل مسیحی علماء کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے، ''بلومن، مہل، ہاورڈ، آورن، میکن مل، ای کلارک، کروتییں، کابن، والٹن، تاملائن، کیوہیمند، سائمن، تلیمنٹ، بری ٹیس، دیوین، کاستھ، میکاٹیلس، اری ٹین، اوریجن سرل، وائی نائیس، کر برستم، جیروم، کری نارین، رون، ریڈجسو، تھیو، تلکت، یوتھی مین، بی بیس، یوسی بیس، اتھائی، شیشن، اگستائن، اسی دور، وغیرھم علماء متقدمین ومتاخرین میں سے ہیں جن کا ذکر ''لارڈنر'' اور ''واٹسن'' نے اپنی کتابوں میں کیا ہے، ایسی صورت میں ہم اس انجیل کو خدا کا کلام کیسے مان سکتے ہیں؟''

''پادری فنڈر'' کی یہ پابندی کہ آپ کو صرف مطلبِ اصلی میں تحریف ثابت کرنا ہوگا اور کسی دوسرے مسئلہ پر آپ کوئی گفت گو نہیں کریں گے۔ مولانا کیرانویؒ نے اس سے سختی کے ساتھ انکار لکھا تھا کہ خط وکتابت سے جو موضوعات طے ہو چکے ہیں ہم اس پر گفت گو کے لئے بالکل آزاد ہیں، آپ کی طرف سے عائد کردہ یہ پابندی ہم کسی قیمت پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں، یہ بالکل اصولِ مناظرہ کے خلاف بات ہے، میں نے کئی خطوط میں اس سے دلائل کے ساتھ انکار کیا ہے پھر بھی آپ کی ضد ہے کہ صرف اسی سلسلہ میں دلائل دیئے جائیں، ایسی بے جا پابندی کے قبول کرنے کو بہانہ بنا کر آپ نے مناظرہ سے انکار کر دیا اور صاف لکھ دیا ہے کہ ہم مجلسِ مناظرہ نہیں بلائیں گے۔ ضد اور ہٹ دھرمی کا یہی عالم ہے تو سمجھ لیجئے کہ یہ میرا آخری خط ہے

جاری ہے!!

شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد احمد کا وصال

مولانا اللہ وسایا

۳۱؍جولائی ۲۰۲۳ء کی صبح تہجد کے وقت حضرت مولانا ارشاد احمد شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم کبیروالہ وصال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

ضلع ڈیرہ غازی خان کے معروف قصبہ شادن لنڈ کی نواحی بستی شیرگڑھ کے صدقانی بلوچ قبیلہ کے ایک بزرگ جناب رحیم بخش خان کے ہاں ۱۹۵۵ء میں صاحبزادہ پیدا ہوئے۔ جن کا نام ارشاد احمد رکھا گیا۔ ارشاد احمد نے پرائمری تک تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ شادن لنڈ کے قریب ڈیرہ غازی خان مین سڑک پر مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسوی نے مدرسہ اسلامیہ محمدیہ قائم کیا تھا۔ وہاں پر ارشاد احمد نے قرآن مجید حفظ کیا اور پھر فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ اس زمانہ میں معروف زمانہ مدرس مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی بھی یہاں مدرس تھے۔ ان کے ہاں ارشاد احمد خان نے فارسی پڑھی۔ پھر احیاء العلوم مظفرگڑھ میں صرف ونحو کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس زمانہ میں جامعہ احیاء العلوم کے مہتمم مولانا محمد عمر اور مولانا مفتی محمد صدیق بڑے فاضل اساتذہ میں شامل ہوتے ہیں ان سے آپ نے شرف تلمذ حاصل کیا۔ مظاہرالعلوم کوٹ ادو میں کنز کے سال تک پڑھتے رہے۔ شرح جامی کے سال سے آپ نے دارالعلوم کبیروالا میں داخلہ لیا۔ دارالعلوم کبیروالہ کے بانی مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد اور دارالعلوم دیوبند کے مایہ ناز مدرس حضرت مولانا عبدالخالق جو اس علاقہ کے باشندہ تھے۔ آپ نے دارالعلوم کبیروالا قائم کیا جو اس وقت بلا مبالغہ پاکستان کے صف اوّل کے جامعات میں شمار کیا جاتا ہے۔

اس جامعہ کو اعزاز حاصل ہے کہ یہاں کے پڑھے ہوئے حضرات اکثر و بیشتر مدرس ہی بنتے ہیں۔ ایک دفعہ ہمارے مشرقی پنجاب کے ایک جامعہ کو فوراً تمام نئے مدرسین مقرر کرنے کا مرحلہ پیش آیا تو دارالعلوم کبیروالا کے تخصص کی کلاس کے شرکاء نے جاکر تمام درجات کے تدریسی نظم کو چلانا شروع کیا اور کامیاب رہے۔ جامعہ کا اس وقت بھی یہ معیار بحمدہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب کو سنبھالے ہوئے ہے۔ کسی زمانہ میں مشرقی ومغربی پاکستان کے کثیر التعداد طلبہ یہاں پڑھتے تھے اور تمام فنون چوٹی کے اساتذہ پڑھایا کرتے تھے۔ بانیان جامعہ کے اخلاص کا صدقہ ہے کہ اس وقت بھی بنین وبنات کے تمام درجات میں تین ہزار سے زائد طلبا وطالبات تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

ارشاد احمد خان نے اسی ادارہ میں شرح جامی سے دورہ حدیث شریف تک تعلیم مکمل کی۔ ۱۹۷۹ء میں سند فراغ حاصل کی اور مولانا ارشاد احمد کہلائے۔ پھر آپ کو قدرت حق نے عالم ربانی، فاضل اجل، مدرس، نامور استاذ اور پھر شیخ الحدیث کے درجہ پر فائز کیا۔

مولانا ارشاد احمد کا اصلاحی تعلق دارالعلوم کبیر والا کے شیخ الحدیث حضرت مفتی عبدالقادر سے تھا۔ اصلاح وارشاد کے میدان میں قدم رکھتے ہی قدرت حق نے آپ کو اعلیٰ درجہ پر پہنچا دیا۔ ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب سکھر اور صوفی محمد سرور صاحب جامعہ اشرفیہ سے آپ کو خلافت حاصل تھی اور اس وقت آپ اعلیٰ درجہ کے مشائخ میں شامل تھے۔ فراغت کے بعد تین سال جامعہ عثمانیہ شورکوٹ سٹی میں پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد اپنی مادر علمی دارالعلوم میں بطور مدرس کے تشریف لائے۔ درس نظامی کی کریما سے لے کر بخاری شریف تک تمام کتب آپ نے اس شان سے پڑھائیں کہ طلباء میں ہردلعزیز شیخ کا مقام حاصل ہوگیا۔

آپ نے چالیس سال سے زائد عرصہ تدریس کی۔ دارالعلوم کبیر والا کے اہتمام کے لئے وراثت نہیں چلتی۔ بلکہ شوریٰ اپنے مدرسین میں سے ضرورت کے وقت نئے مہتمم کا تقرر صلاحیت کے پیش نظر کرتی ہے۔ اس کے مسند اہتمام پر (۱) حضرت مولانا عبدالخالق (۲) حضرت مولانا منظور الحق (۳) حضرت مولانا علی محمد (۴) مولانا مفتی محمد انور یکے بعد دیگرے (۱۹۵۳ء تا ۲۰۰۳ء تک) فائز رہے۔ ۲۰۰۴ء میں مولانا مفتی محمد انور کے وصال کے بعد پانچویں مہتمم حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب اپنے وصال تک انیس سال مہتمم رہے۔ مولانا موصوف کا دور اہتمام جامعہ کی تعلیمی وتعمیراتی ترقی کے عروج کا دور ہے۔ جو طلباء یہاں داخلہ لیتے مولانا ارشاد احمد کی کوشش ہوتی کہ ان طلباء کی اگر زندگی میں کوئی نماز قضا ہوگئی ہے تو ان کی ادائیگی کے لئے باقاعدہ چارٹ بنوا کر ان طالب علموں کی قضا نمازوں کی ادائیگی کراتے۔ اس واقعہ سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مولانا اپنے طالب علموں کو کس طرح دین پر عمل کرنے والوں کے لئے نمونہ بنا دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر وبیشتر یہاں طلبہ صاحب ترتیب ہوں گے۔ تمام نمازوں میں ہزاروں طلباء کے باوجود کسی نماز میں ایک بھی مسبوق نہیں ہوتا۔ جامعہ میں کئی نئے شعبہ جات آپ نے قائم کئے۔ شعبہ تجوید، شعبہ معہد اللغۃ العربیہ، آرٹس اور سائنس کے ساتھ میٹرک کا شعبہ آپ کے دور اہتمام میں قائم ہوئے۔

آپ کے دور اہتمام میں جامعہ کی سوائے ایک آدھ عمارت کے باقی تمام عمارتوں کی نئی تعمیر ہوئی۔ کئی کئی منزلہ فلک بوس عمارتوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ جامعہ کی عمارتیں کسی معیاری یونیورسٹی کی جدید عمارتوں سے کم نہیں۔ بلا مبالغہ ان انیس سالوں میں اربوں کی لاگت سے جدید بلاک، درسگاہوں، اقامت گاہوں، مہمان خانہ، دفاتر، لائبریری، مسجد، انتظامی دفاتر، کمپیوٹر لیب کے لئے خوبصورت دیدہ زیب، اعلیٰ اور

معیاری تعمیراتی کام ہوئے کہ ریکارڈ قائم ہوگیا۔آج کل صرف قرآن مجید کے درجہ حفظ کی پچاس درس گاہوں سے بھی زائد کا پانچ منزلہ دارالقرآن بلاک زیر تعمیر ہے۔ جامعہ کے لئے کئی کنال زمین خرید کر مزید جامعہ میں شامل کی گئی۔مولانا ارشاد احمد کے دور اہتمام میں آپ کی مخلصانہ مساعی کو حق تعالیٰ نے وہ عروج بخشا جس نے دیکھا دنگ رہ گیا۔ان سے حیرت کے ساتھ دوست پوچھتے تو آپ فرماتے کہ زیر زمین (فوت شدگان) جامعہ کے بانیان کے اخلاص کے ثمرات ہیں جو حق تعالیٰ نے ظاہر فرمادیئے ہیں۔ کتنا عارفانہ و برووقت اور صحیح محل پر آپ نے راز کو حقیقت کا روپ دے دیا۔

اکتوبر ۲۰۲۱ء میں قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں چار ڈویژنوں پر مشتمل ختم نبوت کانفرنس تھی۔تب مولانا ارشاد احمد نے پورے علاقہ میں اس کانفرنس کی عظیم الشان کامیابی کے لئے دن رات ایک کردیئے۔ خود تحصیل کبیروالا کی عظیم اور مثالی ختم نبوت کانفرنس اپنے جامعہ میں منعقد کرائی اور پورے ماحول کو ملتان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے سراپا جذبہ بنادیا۔ابھی ۲۳ر جولائی ۲۰۲۳ء کو جامعہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت حضرت حافظ محمد ناصرالدین خاکوانی امیر مرکزیہ منعقد کرائی۔ پورے علاقہ سے بھرپور عوام نے شرکت کا ریکارڈ قائم کیا۔پوری کانفرنس کے دوران گھنٹوں آپ اسٹیج پر براجمان رہے۔آپ کی انہیں مساعی کے باعث آپ جہاں ایک مذہبی راہنما، روحانی شخصیت، اعلیٰ منتظم تھے وہاں ایک نامور تحریکی ونظریاتی شخصیت تھے۔آپ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ نے تدریس کے زمانہ کی تمام تنخواہ واپس کرنا شروع کردی تھی۔نصف سے زائد عرصہ کی تمام تنخواہ واپس کر چکے تھے۔آپ کے ایک شاگرد عالم دین نے بتایا کہ میں نے آپ کے سر پر مالش کے لئے تولیہ آپ کے کندھے پر رکھا۔ آپ نے جھٹک کر ہٹادیا کہ یہ مدرسہ کا تولیہ ہے۔اسے میرے ذاتی استعمال میں خراب نہ کرو۔اس احتیاط وورع کے باوجود وصال کی رات اپنے صاحبزادے مولانا ڈاکٹر مفتی اویس صاحب سے فرمایا کہ اہتمام کے دور میں دارالعلوم کے مالیات سے وابستہ رہا ہوں، دولاکھ میری طرف سے جامعہ میں احتیاطاً جمع کرادیا جائے کہ کوئی غیر ارادی خلاف احتیاط ہوگیا ہو تو اس کی بھی تلافی ہوجائے۔

تعزیت پر موجود ایک عالم دین نے بتایا کہ وفاق کے اجلاس سے واپسی پر ٹرین میں سفر تھا۔ ہمارے پاس اکانومی کے ٹکٹ تھے اور مولانا ارشاد احمد کے پاس اے سی کی ریزرویشن تھی۔ٹرین میں اپنے ڈبہ سے ہم آپ کو ملنے کے لئے چلے گئے تو آپ نے مصافحہ وخیر خیریت کے بعد فرمایا کہ آپ اپنے ڈبہ میں چلے جائیں۔اس درجہ کی آپ کے پاس ٹکٹ نہیں۔آپ کے لئے اس میں سفر کرنا جائز نہیں۔اتنی اجلی شخصیت کا ایک واقعہ اور بھی سن لیجئے کہ دارالعلوم کبیروالا کے لئے چرم کی وصولی پر گورنمنٹ نے پابندی لگا

دی۔ بعد میں کسی سرکاری میٹنگ میں ڈی.سی صاحب نے معذرت کی تو آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ آپ کی پابندی کے باوجود ہزارہا طالب علموں میں سے کسی ایک طالب علم کے ایک وقت کے کھانا کی بھی ہمیں دقّت نہیں ہوئی۔ کھالیں ملتی تھیں، تب بھی نظم چل رہا تھا۔ آپ نے پابندی لگادی۔ اب بھی نظم چل رہا ہے اور پہلے سے کہیں زیادہ بہتر چل رہا ہے۔

قارئین! یقین فرمایئے کل کی بات ہے مولانا ارشاد احمد بہت دیر سے آئے لیکن بڑی تیزی کے ساتھ قدرتی طور پر قدرومنزلت کی منزلیں برق رفتاری کے ساتھ طے کرکے سب کو ششدر کردیا۔ وہ ایک مصلح، عالم ربانی، شیخ الحدیث، باکردار شیخ وقت، تحریکی شخصیت اور بھرپور قومی راہنما تھے۔ ان کی خدمات کے مدتوں تذکرے رہیں گے۔ وہ آناً فاناً کیا گئے کہ جس نے سنا سراپا حیرت ہوگیا۔ رات کو اس جہان میں سوئے، صبح نور کے تڑکے قدم اٹھایا تو ایک جہان کو بڑی خاموشی مگر بڑی تیزی کے ساتھ عبور کرکے دوسرے جہان جاکر آنکھ کھولی۔ یوں دنیا سے جنت کو سدھارے کہ جس نے سنا پلکوں سے موتی ٹوٹتا دیکھتا رہ گیا۔ اسی دن مغرب کے بعد جنازہ ہوا۔ آپ کے صاحبزادہ نے جنازہ پڑھایا۔ اللہ اکبر! واقعی اللہ رب العزت سب سے بڑے ہیں۔

ختم نبوت تربیتی کنونشن جامع مسجد فاروقیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

۲۲؍جون ۲۰۲۳ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد فاروقیہ میں تربیتی کنونشن منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا عبدالرحیم اور سرپرستی امیر مجلس ٹوبہ مولانا سعداللہ لدھیانوی نے کی۔ کنونشن سے مولانا ارشاد احمد مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور مولانا توصیف احمد مبلغ چناب نگر نے خصوصی خطاب فرمایا۔

تربیتی نشست جامعہ رحیمیہ اسلامیہ ناگرہ پل ٹوبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام ۱۰؍جولائی جامعہ رحیمیہ اسلامیہ میں مولانا محمد رائے پوری کی زیرصدارت تربیتی نشست منعقد کی گئی۔ جس میں ضلعی مبلغ مولانا ارشاد احمد اور مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے خطاب فرمایا۔

تحفظ ختم نبوت تربیتی کنونشن گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۱؍جولائی جامعہ مسجد رحمت للعالمین ۲۸۴ پھاٹک گوجرہ میں مولانا عبداللطیف کی زیرصدارت اور مولانا محمد عرفان کی زیرنگرانی میں تربیتی کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی، ضلعی مبلغ مولانا ارشاد احمد نے بیانات فرمائے۔ مولانا مصدق عباس اور مولانا بشیراحمد سمیت کئی حضرات نے شرکت کی۔

۷؍ستمبر ایک تاریخ ساز دن

ملک خالد مسعود

آج سے انتالیس سال قبل ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قوم اسمبلی نے قادیانیوں کے دونوں گروپوں قادیانی و لاہوری کو غیر مسلم قرار دیا یہ ایک تاریخ ساز فیصلہ ہے وہ کیا وجوہات تھیں جس کی وجہ سے پاکستان کی پارلیمنٹ کو یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ ۲۲؍مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء ایک تفریحی دورے پر ملتان سے شمالی علاقہ جات چناب ایکسپریس کے ذریعے جا رہے تھے جب ٹرین چناب نگر (ربوہ) کے ریلوے سٹیشن پر پہنچی تو قادیانیوں نے کفر اور ارتداد پر مبنی قادیانی لٹریچر مسافروں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا ان طلباء نے نہ صرف ان کا لٹریچر لینے سے انکار کر دیا بلکہ وہاں ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے قادیانیوں کے لئے یہ بات ناقابل برداشت تھی کیونکہ چناب نگر (ربوہ) میں ان کی مرضی کے بغیر کوئی بات بھی نہیں کر سکتا تھا۔ ربوہ دراصل ریاست کے اندر ریاست تھی اور وہاں حکومت پاکستان کا نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا حکم چلتا تھا اس وقت ان کا نام نہاد خلیفہ مرزا ناصر احمد قادیانی تھا جو مرزا غلام قادیانی کا پوتا اور مرزا بشیر الدین محمود کا بیٹا تھا، قادیانیوں نے اپنے خفیہ ذرائع سے ان طلباء کی واپسی کا پروگرام معلوم کر لیا تاکہ ان کو سبق سکھایا جائے کہ ربوہ کے اندر کس طرح انہوں نے ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگائے۔

۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو جب ان طلباء کی ٹرین چناب نگر (ربوہ) پہنچی تو مرزا ناصر کا بھائی مرزا طاہر احمد اپنے غنڈوں کے ساتھ وہاں موجود تھا ان طلبا کو بے پناہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور ان کو لہولہان کر دیا گیا اور ان کا سامان لوٹ لیا گیا ٹرین جب چناب نگر (ربوہ) سے فیصل آباد کی طرف روانہ ہوئی تو فیصل آباد اور گرد و نواح میں یہ بات پھیل گئی کہ قادیانی غنڈوں نے مسلمان طلباء پر بے تحاشہ تشدد کیا ہے، مولانا تاج محمود ایک بہت بڑا جلوس لے کر فیصل آباد ریلوے سٹیشن پہنچے، طلباء کے زخموں کی مرہم پٹی کرائی گئی۔ لوگوں نے اس دہشت گردی پر احتجاج کیا پورے ملک میں یہ خبر پھیل گئی اور مسلمانان پاکستان نے سخت غم و غصہ کا اظہار کیا اور پورے ملک میں احتجاج کا سلسلہ شروع ہو گیا جس نے ایک تحریک کی شکل اختیار کر لی۔

۹؍جون ۱۹۷۴ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا سید محمد یوسف بنوری کی صدارت میں تمام دینی اور سیاسی جماعتوں نے مل کر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بنائی اور مولانا یوسف بنوری کو اس کا امیر بنایا گیا

جب کہ علامہ محمود احمد رضوی کو اس کا جنرل سیکرٹری بنایا گیا اس وقت ملک کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو تھے جب پورے ملک میں سخت احتجاج شروع ہو گیا تو ذوالفقار علی بھٹو نے اس معاملے کو قومی اسمبلی میں لے جانے کا فیصلہ کیا کہ پاکستان کے منتخب نمائندے آزادانہ، منصفانہ اور جمہوری فیصلہ کریں گے قومی اسمبلی کے سپیکر اس وقت صاحبزادہ فاروق علی خان تھے جب کہ اپوزیشن میں مولانا مفتی محمود اور مولانا شاہ احمد نورانی جیسی مضبوط شخصیات موجود تھیں، ۳۰/جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے تاریخی قرارداد پیش کی اس قرارداد پر ۳۷ ممبران نے دستخط کئے ان میں مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمصطفیٰ الازھری، مولانا سید محمد علی رضوی، مولانا عبدالحق، چوہدری ظہور الٰہی، سردار شیر باز خان مزاری، مولانا ظفر احمد انصاری، عبدالمجید جتوئی، محمد اعظم فاروقی، مولانا صدر الشہید، مولانا نعمت اللہ، جناب عمرہ خان، سردار مولا بخش سومرو، غلام فاروق، سردار شوکت حیات خان، حاجی علی محمد تالپور، راؤ خورشید علی خان، رئیس عطا محمد خان مری، نواب زادہ میاں محمد ذاکر قریشی، غلام حسین ڈھانڈل، ملک کرم بخش اعوان، صاحبزادہ نذیر سلطان، میر غلام حیدر بھروانہ، میاں محمد ابراہیم برقی، صاحبزادہ صفی اللہ، صاحبزادہ نعمت اللہ خان شنواری، ملک جہانگیر خان، عبدالمنان خان، اکبر خان مہمند، میجر جنرل جمال دار، حاجی صالح محمد عبدالمالک خان، اور خواجہ جمال محمد کوریجہ شامل تھے۔

قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی برائے بحث قادیانی ایشو میں بدل دیا گیا، مرزا ناصر احمد جو اس وقت قادیان جماعت کا سربراہ تھا نے ایک درخواست قومی اسمبلی میں جمع کروائی کہ چونکہ معاملہ ان کی جماعت کا ہے اس لئے ان کو موقع دیا جائے کہ وہ قومی اسمبلی میں آکر ممبران کے سامنے اپنے بارے میں بتائیں، مرزا ناصر احمد نے ممبران کے سامنے آکر اپنا بیان پڑھا۔

۵/اگست ۱۹۷۴ء کو صبح ۱۰ بجے مرزا ناصر احمد پر جرح شروع ہوئی یہ پہلے طے پایا گیا تھا کہ کوئی بھی ممبر مرزا ناصر احمد سے سوال نہ کرے گا اگر کسی نے سوال کرنا ہے تو وہ پہلے سوال لکھ کر اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کو دے دے، اٹارنی جنرل ہی مرزا ناصر پر جرح کریں گے۔

مرکزی مجلس عمل کے امیر مولانا یوسف بنوری نے بھی راولپنڈی کو اپنا مسکن بنالیا تمام قادیانی کتب اور حوالہ جات اکھٹے کر لئے گئے، قادیانیت کے متعلق مذہبی بحث کو لکھنے کے لئے مولانا محمد تقی عثمانی صاحب اور سیاسی بحث کو لکھنے کے لئے مولانا سمیع الحق کو راولپنڈی بلایا گیا، مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کی مدد کے لئے فاتح قادیان مولانا محمد حیات اور مولانا عبدالرحیم اشعر کی خدمات حاصل کی گئیں جب کہ مولانا سمیع الحق کی معاونت کے لئے مولانا تاج محمود اور مولانا محمد شریف جالندھری کو بلایا گیا، اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر

ہر شخص اپنی بساط سے بڑھ کر اپنے نبی کے دشمنوں کے خلاف کام میں جت گیا، ۵/اگست سے لے کر ۱۰/اگست ۱۹۷۴ء ۲۱/اگست سے لے کر ۲۴/اگست تک یعنی ۱۱ دن مرزا ناصر احمد کو اپنے ہی حوالہ جات سے جھوٹا تسلیم کروالیا، ۲۷ اور ۲۸/اگست ۱۹۷۴ء کو لاہوری گروپ کے صدر الدین، عبدالمنان عمر اور مرزا مسعود بیگ پر جرح ہوئی، مرزا ناصر احمد کے بیان کی کاپیاں کرا کے تمام ممبران اسمبلی میں پہلے ہی تقسیم کردی گئیں، ۲۹ اور ۳۰/اگست ۱۹۷۴ء کو مولانا مفتی محمود صاحب نے ملت اسلامیہ کا موقف پڑھا، مولانا غلام غوث ہزاروی نے علیحدہ محضرنامہ تیار کیا جس کو مولانا عبدالحکیم ایم این اے نے پیش کیا یہ محضرنامہ ۳۰ اور ۳۱/اگست کو پڑھا گیا۔

۲/ستمبر، ۳/ستمبر اور ۵/ستمبر ۱۹۷۴ء کو ممبران اسمبلی نے بحث میں حصہ لیا، ۶ ستمبر کو اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے بحث کو سمیٹا، ۷ ستمبر کو بھی ممبران نے بحث میں حصہ لیا قومی اسمبلی کی کارروائی کل ۲۱ دن پر مشتمل تھی مرزا ناصر پر بحث اور سوالات کے جوابات کے دوران ممبران اسمبلی پر جب قادیانیت کی حقیقت کھلی تو ارکان اسمبلی حیران رہ گئے کہ قادیانیت کتنی بدبودار چیز کا نام ہے۔

بالآخر مسلمانان پاکستان کا دیرینہ مطالبہ پورا ہوگیا اور وہ عظیم گھڑی آن پہنچی جب ۳ ماہ ۱۰ دن کی اعصاب شکن تحریک کے بعد ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو شام ۴ بج کر ۳۵ منٹ پر قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا کسی ایک ممبر نے اس قرارداد کے خلاف ووٹ نہ دیا، اللہ رب العزت کروڑوں رحمتیں نازل کرے جناب ذوالفقار علی بھٹو، مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، جناب صاحبزادہ فاروق خان، جناب عبدالحفیظ پیرزادہ، جناب یحییٰ بختیار، پروفیسر غفور احمد، چوہدری ظہور الٰہی اور تمام ممبران اسمبلی کی قبور پر جنہوں نے امت مسلمہ کے اس دیرینہ مطالبہ کو اپنے انجام تک پہنچایا اور قانون سازی کر کے قادیانیت کے تابوت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کیل ٹھونک دی، اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر بھی رحمتوں کا نزول فرمادے جنہوں نے اسمبلی سے باہر رہ کر قادیانیت کو للکارا، جنہوں نے حضور خاتم النّبیین ﷺ کی ختم نبوت کے لئے جلوس نکالے۔ قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں، لاٹھیاں کھائیں، جیل گئے اور جنہوں نے اس تحریک کی کامیابی کے لئے دعائیں کیں۔

یقیناً یہ تمام لوگ ہمارے محسن ہیں قادیانی آج تک پوری دنیا کے سامنے یہ رونا رو رہے ہیں کہ پاکستان کی اسمبلی نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے علماء نے تو اول روز سے ہی قادیانیت کے کفر پر فتویٰ جاری کردیا تھا پارلیمنٹ نے اس مہر کو پکا کردیا اور پاکستان کی تمام عدالتوں نے قادیانیت کے کفر کو کنفرم کردیا۔ آج تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حکومت پاکستان کی شائع کردہ قادیانی ایشو پر قومی اسمبلی پر مکمل کارروائی چھپ چکی اور نیٹ پر بھی موجود ہے۔

محاسبہ قادیانیت جلد نمبر۲۹ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ......محاسبہ قادیانیت جلد۲۹

☆	عرض مرتب ۵	مولانا اللہ وسایا	۴
۱	جواب منشی محمد عبداللہ (کوہ مری) بنام ڈاکٹر سید محمد حسین مرزائی جماعت لاہوری	منشی محمد عبداللہ کوہ مری	۱۵
۲	مولانا مفتی غلام مرتضیٰ کے مناظرہ کے متعلق مضامین کا جواب	مولانا احمد دین کوٹلی	۲۳
۳	خطبہ صدارت حضرت لاہوری ختم نبوت احرار کانفرنس لانگے خان باغ ملتان	حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۲۹
۴	وعظ قاضی فضل احمد لدھیانوی بمقام کھماچوں وقصبہ بنگہ ضلع جالندھر ۸/نومبر۱۹۲۲ء	قاضی فضل احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	۵۷
۵	تقریر بابو پیر بخش لاہوری جلسہ مسلمانان لاہور یکم/جنوری 1918ء	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۶۱
۶	تقریر بابو پیر بخش لاہوری جلسہ قصور ۳/مئی ۱۹۲۰ء	// // //	۷۹
۷	مسیح موعود اور امت محمدیہ کا جواب	// // //	۹۳
۸	اولیائے امت کے ملفوظات کا جواب	// // //	۱۱۷
۹	ہمارے اعتراضات کے غلط جوابوں کا جواب	// // //	۱۷۹
۱۰	حالات مرزا قادیانی مدعی نبوت کاذبہ لایعنی	// // //	۲۰۵
۱۱	معیار صداقت قادیانی، مرزا قادیانی کی زبانی	// // //	۲۷۱
۱۲	روشن علی قادیانی کے لیکچر کا جواب	// // //	۲۷۹
۱۳	حکیم محمد حسین قادیانی کے ہینڈ بل نمبر۱ کا جواب	// // //	۳۳۱
۱۴	مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر۹ کا جواب	// // //	۳۵۱
۱۵	لاہوری مرزائی صاحبان کے اتمام حجت نمبر۶،۷ کا جواب	// // //	۳۸۳
۱۶	انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۲ کا جواب	// // //	۳۹۵
۱۷	انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۵ کا جواب	// // //	۴۰۱
۱۸	انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۶ کا جواب	// // //	۴۰۹
۱۹	قادیانی انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۹ کا جواب	// // //	۴۲۳
۲۰	مرزائیوں کے متشابہات وچیلنج کا جواب	// // //	۴۲۷
۲۱	مرزائیوں کے چھ سوالات کے جوابات	// // //	۴۴۳
۲۲	ختم نبوت اور مرزائی ژاژ خائی کا جواب	// // //	۴۶۳
۲۳	ماسٹر ابراہیم سیکرٹری انجمن مرزائیاں سیدوالا کے خط کا جواب	// // //	۴۸۱
۲۴	اتحاد اسلام کے نام سے مرزائیوں کا ترانہ منافقانہ اور اس کا جواب	// // //	۴۸۷
۲۵	مہاتما گاندھی کی ذاتی رائے	// // //	۴۹۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ سیدالرسل وخاتم الانبیاء. امابعد!

لیجئے قارئین کرام! حق تعالیٰ جل شانہ کی عنایت کردہ توفیق کے ساتھ محاسبہ قادیانیت جلد۲۹ پیش خدمت ہے۔

اس جلد میں جن بزرگان دین کے فتنہ عمیاء قادیانیت کے خلاف علمی رشحات قلم درج ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے:

۱۲۱۷/۱...... ''جواب منشی محمد عبداللہ (کوہ مری) بنام ڈاکٹر سید محمد حسین مرزائی جماعت لاہوری''

مرتبہ: محمد عبداللہ میر منشی کوہ مری

لاہوری مرزائیوں کا ۸؍ستمبر ۱۹۲۴ء کوہ مری محمڈن ہال میں جلسہ ہوا، جس میں لاہوری مرزائی ڈاکٹر محمد حسین کا بیان تھا۔ اس میں منشی محمد عبداللہ کوہ مری نے ان سے جواب دینے کے لئے وقت مانگا اور مناظرہ کی پیشکش کی۔ لاہوری مرزائی نے منہ چھپالیا۔ منشی محمد عبداللہ واپس آ گئے۔

ڈاکٹر محمد حسین لاہوری مرزائی نے ۲۴؍ستمبر ۱۹۲۴ء کے اپنے رسالہ ''پیغام صلح لاہور'' میں سفر کوہ مری کے حالات درج کئے تو ملعون قادیان کے طریقہ سیئہ کے مطابق کذب کے طومار باندھے، اس سے قبل اس مرزائی ڈاکٹر نے منشی محمد عبداللہ کو خط لکھا، جسے ماہنامہ تائیدالاسلام لاہور کے شمارہ جنوری ۱۹۲۵ء کے ص۱۶ اور شمارہ فروری کے ص۱ تا ۸ میں اس کا جواب شائع کیا گیا۔ ہم نے ان دوقسطوں کے مضمون کو رسالہ کی شکل دے دی ہے۔ افسوس ہے کہ فروری کے شمارہ کی دوسری قسط کا ص۱،۲ شارٹ تھے۔ ہمیں مل نہ پائے۔ مجبوراً وہاں .... نقطوں کا نشان دے دیا ہے۔ زہے نصیب کہ جو ہوگیا غنیمت ہے۔

۱۲۱۸/۲...... ''مولانا مفتی غلام مرتضیٰ کے مناظرہ کے متعلق مضامین کا جواب'' از: مولانا احمد دین کوٹلی

مولانا مفتی غلام مرتضیٰ میانوی کا قادیانی جلال الدین شمس سے ۱۸،۱۹؍اکتوبر ۱۹۲۴ء میں ہریا ضلع گجرات میں مناظرہ ہوا۔ ذلت آمیز شکست سے قادیانی دوچار ہوئے۔ الفضل قادیان دسمبر ۱۹۲۵ء میں گویا سواسال بعد اس مناظرہ کے متعلق قادیانی عبدالرحمٰن کے چند مضامین شائع ہوئے، جن کا مولانا مفتی غلام مرتضیٰ میانوی کے شاگرد مولانا احمد دین کوٹلی نے جواب تحریر کیا جو تائیدالاسلام فروری ۱۹۲۶ء میں شائع ہوا۔ جو یہاں ہم پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۱۲۱۹/۳...... مخدوم العلماء اسوۃ الصالحین شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بانی وامیر انجمن خدام الدین

لاہور، امیر اوّل کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا ردقادیانیت پر ہم ایک رسالہ احتساب قادیانیت کی جلد۱۵ میں ص۹۱ سے ۱۰۷ تک شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ اس رسالہ کا نام ’’مسلمانوں کے مرزائیت سے نفرت کے اسباب اور مرزا قادیانی کے متضاد اقوال‘‘ ہے۔ اللہ رب العزت نے کرم فرمایا کہ ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمد رمضان علوی مرحوم رکن مرکزی مجلس شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت اور ان کے صاحبزادے مولانا سعید الرحمٰن علوی مرحوم کی لائبریری سے ایک رسالہ دریافت ہوا۔

’’<u>خطبہ صدارت حضرت لاہوری ختم نبوت احرار کانفرنس لانگے خان باغ ملتان</u>‘‘:

یہ سہ روزہ کانفرنس ۱۷، ۱۸، ۱۹؍نومبر ۱۹۵۰ء کو منعقد ہوئی۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا محمد علی جالندھری کی خواہش پر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نے اس کانفرنس کی صدارت قبول فرمائی۔ پہلے روز ۱۷؍نومبر ۱۹۵۰ء جمعہ نصف شب کے لگ بھگ آپ نے یہ خطبہ کانفرنس کے شرکاء کے سامنے پڑھا۔ جسے بعد میں مخدوم زادہ مولانا سید حافظ عطاء المنعم شاہ بخاری نے اپنے اہتمام سے مکتبہ تحفظ ختم نبوت کچہری روڈ ملتان سے طبع کرایا۔ یہ ایک تاریخی خطاب اور علمی دستاویز ہے۔ ۲۰۲۳ء میں قریباً پون صدی بعد دوبارہ اسے شائع کیا جارہا ہے۔ مخلصین ومحبین نوٹ فرمائیں کہ اس خطبہ میں دوبار ’’مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ کا حضرت لاہوری نے ذکر خیر فرمایا ہے اور اسے حضرت المکرّم مخدومنا المحترم مولانا سید عطاء المنعم شاہ بخاری نے شائع کیا ہے۔

یہ خطبہ حضرت امیر شریعت کی زندگی مبارک میں پڑھا گیا جس سے یہ حقیقت شائع شدہ مندرج ہذا ہے۔ جس میں یہ بات صاف طور پر موجود ہے کہ ۱۹۵۰ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت موجود تھی۔

امید ہے کہ جو حضرات اس مؤقف سے اتفاق نہیں رکھتے انہیں دیانۃً اپنے مؤقف پر نظر ثانی اور تصحیح کرنا ہوگی۔ حق تعالیٰ کا کرم ہے کہ ایک علمی وتاریخی دستاویز کو شائع کرنے کی سعادت سے حق تعالیٰ نے سرفراز فرمایا۔ الحمدللہ اوّلاً و اٰخراً!

۴/۱۲۲۰...... ’’<u>وعظ قاضی فضل احمد لدھیانوی بمقام کھماچوں وقصبہ بنگہ ضلع جالندھر ۸؍نومبر ۱۹۲۲ء</u>‘‘ یہ مختصر رپورٹ قاضی فضل احمد لدھیانوی کی مرتب کردہ ہے جو تائید الاسلام لاہور دسمبر ۱۹۲۲ء میں شائع ہوئی، پیش خدمت ہے۔ قاضی فضل احمد لدھیانوی مرحوم کی دو کتابیں: (۱) ’’کلمہ فضل رحمانی‘‘ (۲) ’’جمعیۃ خاطر‘‘ احتساب قادیانیت جلد۲۰ ص۳۵۷ تا ۶۱۸ تک پہلے شائع کر چکے ہیں۔ مرحوم کا یہ تیسرا مضمون ہے جو محاسبہ قادیانیت جلد۲۹ میں پیش خدمت ہے۔ اس رسالہ میں ’’مرزا کی بوسہ بازی‘‘ کا واقعہ قابل مراجعت ہے جو بالکل ہمارے لئے نئی بات ہے۔

۱۲۲۱/ ۵...... جناب بابو پیر بخش صاحب لاہوری کے کل ۳۳عدد کتب ورسائل ہم پہلے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

احتساب قادیانیت	جلد۱۱	میں	۹	رسائل
احتساب قادیانیت	جلد۱۲	میں	۳	کتب
احتساب قادیانیت	جلد۴۵	میں	۲	رسائل
محاسبہ قادیانیت	جلد۱۴	میں	۹	رسائل
محاسبہ قادیانیت	جلد۲۸	میں	۱۰	رسائل

اس جلد میں ’’تقریر بابو پیر بخش لاہوری جلسہ مسلمانان لاہور یکم؍جنوری ۱۹۱۸ء‘‘ شامل اشاعت ہے۔ یہ تقریر بابو صاحب کی تحریر کردہ ہے۔

۱۲۲۲/ ۶...... ’’تقریر بابو پیر بخش لاہوری جلسہ قصور ۳؍مئی ۱۹۲۰ء‘‘

یہ تقریر بھی بابو پیر بخش نے لکھ کر خود پڑھ کر سنائی۔

۱۲۲۳/ ۷...... ’’مسیح موعود اور امت محمدیہ کا جواب‘‘

ماہنامہ تائید الاسلام جون ۱۹۲۳ء مولانا حبیب اللہ امرتسری کا ایک مضمون ’’کیا مسیح موعود امت محمدیہ میں سے پیدا ہوگا‘‘ شائع ہوا۔ جس کا جواب قادیانی پنڈت اللہ دتہ جالندھری نے ریویو آف ریلیجنز قادیان ج ۲۲ نمبر ۱۰ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں ’’مسیح موعود اور امت محمدیہ‘‘ لکھا۔ اس کا جواب بابو پیر بخش لاہوری نے ’’مسیح موعود اور امت محمدیہ کا جواب‘‘ ماہنامہ تائید الاسلام لاہور نومبر ۱۹۲۳ء ص ۱ تا ۱۲، ماہنامہ تائید الاسلام لاہور جنوری ۱۹۲۴ء ص ۲۰ تا ۲۳، ماہنامہ تائید الاسلام لاہور جون ۱۹۲۴ء ص ۱۴، ۱۵، ماہنامہ تائید الاسلام لاہور اگست ۱۹۲۴ء ص ۱۶ پر گویا چار قسطوں میں جواب دیا۔ ہم نے ان تمام قسطوں کو ایک ساتھ اس رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔ البتہ پہلی قسط کے آخر میں ایک لاہوری مرزائی کے سوالوں کا جواب تین صفحات میں دیا تھا وہ بھی ہم نے رہنے دیا۔ اس جلد میں آپ یہ بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

۱۲۲۴/ ۸...... ’’اولیائے امت کے ملفوظات کا جواب‘‘

جناب بابو پیر بخش لاہوری کا یہ مرتب کردہ رسالہ، پشاور کے ایک لاہوری مرزائی میر مدثر شاہ نے ایک کتاب ’’اولیائے امت کے ملفوظات‘‘ نامی ملعون قادیان کی حمایت میں لکھی جس کا جواب جناب بابو پیر بخش نے ’’اولیائے امت کے ملفوظات کا جواب‘‘ کے نام سے تحریر کیا جو ان کے رسالہ ماہنامہ تائید الاسلام لاہور کی اشاعت ۱۹۲۴ء کے مارچ تا ستمبر کے پانچ شماروں میں قسط وار شائع ہوا۔

اللہ رب العزت کی ذات پاک کے کرم سے پانچ قسطوں پر مشتمل یہ پانچوں شمارے ہمیں میسر آ گئے، جسے ہم یہاں پر کتابی شکل میں پہلی بار یکجا شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ۱۹۲۴ء کا مضمون، ۲۰۲۳ء میں پہلی بار کتابی شکل میں اس کی اشاعت سے امید بندھتی ہے کہ جس کریم ذات باری تعالیٰ کے کرم سے یہ توفیق ملی، وہ مرنے کے بعد فقیر مرتب کو بغیر حساب کے کامل مغفرت سے بھی سرفراز فرمائیں گے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز. آمین!

۱۲۲۵/ ۹...... ’’ہمارے اعتراضات کے غلط جوابوں کا جواب‘‘ مرتبہ: جناب بابو پیر بخش لاہوری

ماہنامہ تائید الاسلام لاہور کے چار شماروں میں قادیانیوں سے متعلق جو اعتراضات تھے ان کے جوابات اللہ دتہ جالندھری قادیانی نے ریویو قادیان ستمبر ۱۹۲۴ء کے شمارہ میں دیئے۔ بابو پیر بخش نے اپنے تائید الاسلام کے اکتوبر، نومبر، دسمبر ۱۹۲۴ء اور جنوری ۱۹۲۵ء کے چار شماروں میں ان قادیانی جوابات کا جواب لکھا۔ ہمیں افسوس ہے نومبر ۱۹۲۴ء کا شمارہ تائید الاسلام ہمیں نہ مل سکا۔ مجبوراً قسط نمبر ۱، ۳، ۴ کو ہم نے یکجا کر دیا ہے اور یہ ماہنامہ میں بالاقساط چھپنے والا مضمون پہلی بار یکجا کتابی شکل میں ایک صدی بعد شائع ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کیا بعید ہے کہ شارٹ شمارہ نومبر ۱۹۲۴ء کا بھی مل جائے تو مضمون مکمل ہو جائے۔

۱۲۲۶/ ۱۰...... ’’حالات مرزا قادیانی مدعی نبوت کاذبہ لایعنی‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

ملعون قادیان مرزا قادیانی کے حالات محترم بابو صاحب نے چودھویں صدی کا مسیح، شحنہ ہند اور دیگر رسائل سے لے کر ۵ قسطوں میں یکجاء کر دیئے جو ماہنامہ تائید الاسلام لاہور کے شمارہ مئی تا ستمبر ۱۹۲۶ء میں شائع ہوئے۔ قدرت کا کرم کہ پانچوں رسالوں میں پانچوں قسطیں مل گئیں اور ’’پانچوں گھی میں‘‘ کی مثال صادق آئی، یا ہمارے پاؤ بارہ ہوگئے۔ لیکن کسر رہ گئی کہ ستمبر کی قسط کا ص ۲ نہ مل سکا۔ اچھا ہے اس صدمہ میں ہمارا دماغ ٹھکانے پر رہا۔ ورنہ تو شاید پاؤں زمین پر نہ لگتے، کیوں نہیں کہ ستانوے سال بعد پہلی بار اس مضمون کو کتابی شکل میں یکجا شائع کیا جا رہا ہے۔

یا اللہ! مؤلف مرحوم کی قبر پر رحمت کی موسلا دھار بارش نازل فرما کر اسے شرابور اور نہال فرما دے اور اس کی ترتیب کی سعادت حاصل کرنے والے راقم الحروف کو آخر وقت تک اس کام سے محروم نہ فرما۔ آخر وقت تک کسی کا محتاج نہ فرما۔ صرف اپنے دروازہ کی دریوزہ گری نصیب فرما۔ مرتے وقت کلمہ اسلام نصیب فرما۔ مرنے کے بعد محض اپنے فضل سے بغیر حساب کتاب کے کامل مغفرت فرما۔ آمین!

یا اللہ! تو دل کے رازوں کو جانتا ہے۔ اس وقت میرا دل اس یقین و ایمان سے پر ہے آپ میری ضرور مغفرت فرمائیں گے۔ اس کام کی توفیق سے نوازا ہے تو قبولیت و رحمت سے بھی نواز دے کہ آپ کی

ذات سخی ذات ہے اور ماذالک علی اللہ بعزیز بھی تیری ذات کے متعلق ہے جو یقیناً حق و سچ ہے۔ یا اللہ ایسے فرما اور یقیناً آپ ایسے فرمائیں گے۔ آمین!

۱۲۲۷/۱۱...... ’’معیار صداقت قادیانی، مرزا قادیانی کی زبانی‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

ملعون قادیان کی تحریروں میں اس کے اپنے مقرر کردہ معیار صداقت پر ملعون قادیان کو پرکھا تو دنیا پر واضح ہو گیا کہ ملعون قادیان ایک کذاب شخص تھا اور وہ اپنے دعاوی میں کذاب نکلا۔ یہ مضمون ماہنامہ تائید الاسلام لاہور مارچ ۱۹۲۶ء سے ماخوذ ہے۔

۱۲۲۸/۱۲...... ’’روشن علی قادیانی کے لیکچر کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

ایک قادیانی جس کا نام روشن علی تھا، وہ قادیانی جماعت کے مناظرین میں شامل تھا۔ قادیان کے جلسہ مارچ ۱۹۱۹ء میں اس نے ملعون کی صداقت پر قادیانی قوم کے سامنے خطاب کیا۔ ہمارے مخدوم جناب بابو پیر بخش لاہوری نے اس کی ایک ایک خود ساختہ دلیل کا ایسا جواب دیا کہ ملعون قادیان کے کذاب و دجال ہونے کی بابت عوام کو شمس نصف النہار کی طرح اجالا کر دکھایا۔ آپ کا تحریر کردہ یہ جواب ماہنامہ تائید الاسلام لاہور کی اشاعت نومبر، دسمبر ۱۹۱۹ء اور جنوری ۱۹۲۰ء میں تین اقساط میں شائع ہوا، جنہیں ہم نے یہاں پر یکجا کر کے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ قریباً ایک صدی قبل کے مضمون کا پہلی بار کتابی شکل میں شائع ہونا محض فضل پروردگار عالم ہے جس کے انعامات کے سامنے ہماری گردن جھکی اور ناک خاک آلود ہے۔

۱۲۲۹/۱۳...... ’’حکیم محمد حسین قادیانی کے ہینڈ بل نمبر ۱ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

حکیم محمد حسین لاہوری مرزائی المعروف ’’مرہم عیسیٰ‘‘ نے بابو پیر بخش کو خط لکھا۔ بابو صاحب نے جواب دیا۔ حکیم محمد حسین لاہوری مرزائی مرہم عیسیٰ نے اس کے جواب میں ہینڈ بل نمبر ۱ شائع کیا۔ بابو صاحب نے ہینڈ بل نمبر ۱ کے جواب کے لئے ماہنامہ تائید الاسلام لاہور مارچ ۱۹۱۹ء کا شمارہ وقف کر دیا۔ قدرت کا کرم کہ بابو صاحب مرحوم کے اس جواب الجواب کے مضمون کو ایک صدی سے زائد وقفہ کے بعد پہلی بار کتابی شکل میں شائع کرنے کی مجلس تحفظ ختم نبوت سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اس پر حق تعالیٰ کے بے پایاں کرم کے سامنے سجدہ ریز ہیں کہ اس ذات کریم نے اس سعادت سے سرفراز فرمایا۔ الحمدللہ اوّلاً و آخراً!

۱۲۳۰/۱۴...... ’’مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر ۹ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

مرزائیوں نے ہینڈ بل ۹ میں اپنے عقائد کا خلاصہ لکھا جو دجل و فریب کا مرقع تھا۔ بابو پیر بخش مرحوم نے قلم اٹھایا اور قادیانی دجل کو پارہ پارہ کر دیا۔ قارئین! نہیں معلوم کہ باقی قادیانی پمفلٹ آٹھ عدد بابو صاحب کو ملے یا نہ ملے جواب لکھا گیا یا نہ، کاش! تائید الاسلام رسالہ کی مکمل فائل مل جاتی تو بہت کچھ

دریافت ہو جاتا۔ رب العزت کی رضا وقضاء پر اس عقیدہ کے ساتھ راضی ہیں کہ ان کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

قارئین! تائید الاسلام لاہور کا یہ پرچہ اس پر نہ تاریخ درج ہے، نہ جلد، نہ شمارہ۔ بالکل ابتدائی رسائل میں سے لگتا ہے۔ چلو تبرک ہی سہی۔ بندہ عاجز کیا عرض کر سکتا ہے۔

۱۲۳۱/ ۱۵...... ’’لاہوری مرزائی صاحبان کے اتمام حجت نمبر۶، ۷ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

لاہوری مرزائی پمفلٹ لکھ کر کاغذی پہلوان کیا بنتے کہ ابلیس کے بھی کان کترتے نظر آتے۔ جناب بابو پیر بخش لاہوری نے ان کے رسالہ نمبر۶، ۷ ’’اتمام حجت‘‘ کا یہ جواب لکھا اور اپنے ماہنامہ رسالہ انجمن تائید الاسلام لاہور جنوری ۱۹۲۳ء کے شمارہ کا ضمیمہ اس کے لئے مختص کیا، جسے ہم محاسبہ کی اس جلد میں شریک طبع کر رہے ہیں۔

۱۲۳۲/ ۱۶...... ’’انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۲ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

قادیان کی نام نہاد قادیانی تنظیم خدام الاسلام نے سیدنا مسیح علیہ السلام کے رفع ونزول بجسد العنصری پر سات سوال کئے، جس کے جوابات بابو پیر بخش صاحب نے رسالہ تائید الاسلام کی اشاعت نومبر ۱۹۲۵ء کے ص۱۰ تا ۱۵ میں دیئے۔ قادیانی بولو رام ہوگئے اور یہ جوابات امر ہوگئے۔ ہمارے پر اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ قریباً سو سال بعد اس مضمون کو رسالہ کی شکل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۱۲۳۳/ ۱۷...... ’’انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۵ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

اللہ دتہ جالندھری قادیانی خلافت کا پالتو قادیانی پنڈت نے ملعون قادیان کی نبوت ورسالت کے اثبات پر رسالہ لکھا جس کا جواب بابو پیر بخش لاہوری نے تائید الاسلام جنوری ۱۹۲۶ء کے شمارہ کے ص۱۰ تا ۱۶ پر تحریر کیا جو پیش خدمت ہے۔

۱۲۳۴/ ۱۸...... ’’انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۶ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

قادیانیت کے بانی مرزا قادیانی کا ’’نعوذ بکلی‘‘ بقول خود جاتا رہتا تو اس کا نفس امّارہ اللہ دتہ جالندھری قادیانی اس کو حالت ایستادگی دینے کے لئے اپنی الحادی محلول کی مالش مہیا کرتا۔ چنانچہ قادیان سے اللہ دتہ جالندھری قادیانی رسائل شائع کرتا تھا۔ اس کے ٹریکٹ نمبر۶ کا جواب بابو پیر بخش لاہوری نے لکھا جو ماہنامہ تائید الاسلام اپریل ۱۹۲۶ء کے شمارہ میں ص۱ تا ۱۶ تک شائع ہوا۔ زہے نصیب کہ اس مضمون کو قریباً ایک صدی بعد ہم پہلی بار کتابی شکل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ دتہ جالندھری قادیانی نے لکھا کہ تہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ ناجی ہے اور وہ قادیانی ہیں۔ جواب میں بابو پیر بخش نے لکھا

کہ وہ ناجی فرقہ تو ابتدائے اسلام سے ’’ما انا علیه واصحابی‘‘ کا مصداق موجود ہے۔ قادیانیت تو اس زمانہ میں تھی ہی نا، تو وہ اس کا مصداق کیسے ہوسکتی ہے؟ اس پر جتنے قادیانی اشکال تھے ان کو تار تار کیا۔ قادیانی حلقوم میں عرق زقوم ایسے ڈالا کہ ان کی بولتی بند ہوگی۔

۱۲۳۵/ ۱۹...... ’’قادیانی انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۹ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

قادیانی مہا بکّو اللہ دتہ جالندھری قادیانی کے پمفلٹ نمبر۹ کا جواب جو ماہنامہ تائید الاسلام لاہور مئی ۱۹۲۶ء ص۱۴ تا ۱۶ میں شائع ہوا۔

۱۲۳۶/ ۲۰...... ’’مرزائیوں کے متشابہات و چیلنج کا جواب‘‘

ردّ غلام رسول قادیانی راجیکی و محمد حسین قریشی قادیانی ...... مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

قادیانی مہنت غلام رسول راجیکی نے ایک مضمون ریویو قادیان بابت جنوری، فروری ۱۹۱۸ء میں مرزا کے الہامات کو متشابہات کا درجہ دیا جائے اور دوسرا چیلنج محمد حسین قریشی قادیانی نے دیا کہ مرزا کی جماعت کی ترقی اس کی سچائی کی دلیل ہے۔ ان دونوں مضامین کے جواب میں بابو پیر بخش لاہوری نے قلم اٹھایا اور ان مرزائیوں کا قلمی قتل کردیا۔ یہ جواب تائید الاسلام لاہور ۱۹۱۸ء کے ص۱ تا ۱۵ پر شائع ہوا۔ رسالہ پر تاریخ، مہینہ، سن، جلد، شمارہ کچھ درج نہیں۔ اندازہ سے آخر پر ہم نے سن اشاعت ۱۹۱۸ء لکھا ہے۔ غالباً ماہنامہ تائید الاسلام لاہور کا یہ ابتدائی سن اشاعت ہے۔ **والعلم عند اللہ!**

۱۲۳۷/ ۲۱...... ’’مرزائیوں کے چھ سوالات کے جوابات‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

(۱) ایک غلط جواب کا جواب (ہذا خلیفۃ اللہ المہدی)
(۲) ایک غلط جواب کا جواب اور ہزار روپیہ انعام (مسیح موعود اور مرزا)
(۳) لاہوری مرزائیوں کے مطالبہ کا جواب (من ما ئنا کا ترجمہ)
(۴) ایک غلط جواب کا جواب (محمدی بیگم)
(۵) قادیانی افتراء اور ناپاک جھوٹ کا جواب (مسیح اور یوز آسف)
(۶) ایک غلط جواب اور قادیانی فلاسفی (ہذا خلیفۃ اللہ المہدی)

بابو پیر بخش لاہوری کے زمانہ میں مختلف اپنے رسائل میں قادیانیوں نے سوالات کئے، جن کے بابو پیر بخش نے مختصر مختصر جوابات دیئے۔ یہ چھوٹے چھوٹے مضامین تھے جن کی تعداد چھ تھی۔ ہم نے انہیں یکجا ایک رسالہ بنا دیا ہے۔ البتہ اپنی اپنی جگہ پر ان مضامین کے اصل نام بھی دے دیئے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات کو مسلسل چلایا ہے۔ البتہ ہر مضمون کے آخر پر جس رسالے میں وہ چھپا اس کا حوالہ دے دیا ہے۔ ان

مضامین کے مجموعہ کا نام ''مرزائیوں کے چھ سوالات کے جوابات'' تجویز کیا گیا ہے، حق تعالیٰ قبول فرمائیں۔

۱۲۳۸/۲۲...... ''ختم نبوت اور مرزائی ژاژ خائی کا جواب'' مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

ماہنامہ تائیدالاسلام نومبر ۱۹۲۶ء ص ا تا ۱۶ میں شائع ہوا۔

۱۲۳۹/۲۳...... ''ماسٹر ابراہیم قادیانی سیکرٹری انجمن مرزائیاں سید والا کے خط کا جواب'' مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

یہ خط تائیدالاسلام لاہور کے شمارہ دسمبر ۱۹۲۶ء ص ا تا ۱۵ میں شائع ہوا۔

۱۲۴۰/۲۴...... ''اتحاد اسلام کے نام سے مرزائیوں کا ترانۂ منافقانہ اور اس کا جواب'' مرتبہ: بابو پیر بخش

یہ جواب تائیدالاسلام اپریل ۱۹۲۷ء کے شمارہ ص ا تا ۳ میں شائع ہوا تھا۔

۱۲۴۱/ ۲۵...... ''مہاتما گاندھی کی ذاتی رائے'' مرتبہ: بابو پیر بخش

کابل میں قادیانی سنگسار رہوا۔ گاندھی جی کا بیان آیا۔ قادیانیوں نے آسمان سر پر اٹھالیا۔ بابو پیر بخش نے یہ جواب لکھا جو تائیدالاسلام اپریل ۱۹۲۵ء کے ص ۹ تا ۱۳ میں شائع ہوا جو پیش خدمت ہے۔

محاسبہ قادیانیت جلد ہذا (انتیس) میں پانچ حضرات:

۵۶۰/ ۱......	جناب منشی محمد عبداللہ کوہ مری	کا	۱	رسالہ
۵۶۱/ ۲......	مولانا احمد دین کوٹلی	کا	۱	رسالہ
۳......	حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	کا	۱	رسالہ
۴......	جناب قاضی فضل احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	کا	۱	رسالہ
۵......	جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	کے	۲۱	رسائل
	گویا کل ۵ حضرات	کے	۲۵	رسائل

اس جلد میں جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

پہلے ذکر کیا ہے کہ بابو پیر بخش لاہوری کے ۳۳ کتب و رسائل ہم احتساب و محاسبہ میں پہلے شائع کر چکے ہیں۔ محاسبہ قادیانیت کی اس جلد ۲۹ میں ۲۱ رسائل شامل اشاعت ہیں تو گویا ۵۴ رسائل و کتب و مضامین بابو پیر بخش مرحوم کے شائع کرنے کی سعادت سے ہم بہرہ ور ہو چکے۔ الحمدللہ اوّلاً و آخراً!

نتیجہ: اب تک احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں اور محاسبہ قادیانیت ۲۹ جلدیں کل ۸۹ جلدوں میں پانچ سو اکسٹھ (۵۶۱) مصنّفین کے قدیم و نایاب بارہ سو اکتالیس (۱۲۴۱) کتب و رسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں، الحمدللہ اوّلاً و آخراً!

قادیانیوں کی قانونی و دینی حیثیت

قسط نمبر:3 جناب رفیق گوریجہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

خصائص انبیاء علیہم السلام

ماضی وحال کے مسلمان اکابرین، جید علماء اور اسلامی افکار پر گہری نظر رکھنے والے محققین نے خصائص نبوت کا جائزہ لیا ہے، اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہر نبی (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے کوئی نہ کوئی ایسی جسمانی اور رُوحانی صفت عطاء کی جاتی تھی جو کہ اس دور کے لوگوں کے مقابلہ میں انہیں ممتاز کرتی تھی، وہ جو کچھ کہتے تھے، اسے تائید ربانی حاصل ہوتی تھی، مگر یہاں تو معاملہ ہی اُلٹ ہے، مرزا غلام احمد قادیانی نے تمام عمر برطانوی سرکار کی حاشیہ برداری کی اور جس طرح سے اس نے اپنے شب و روز گزارے وہ کسی طور پر بھی ایسے نہیں کہ انہیں کسی بھی ذی شعور، صاحب ذوق، آزاد منش، بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اپنی محنت سے کمانے کھانے والے عام انسان کی اقدار سے ہی، تقابل کے لئے پیش کیا جاسکے، کجا کہ اس کا جائزہ انبیاء علیہم السلام کے متبرک شعار کی روشنی میں کیا جائے۔

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

علمائے دین اسلام نے بجا طور پر لکھا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کا عام انسانوں سے جسمانی اور رُوحانی قوتوں میں ممتاز ہونا ضروری ہے۔ اس ضمن میں تفسیر کبیر میں ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اِنسانی حواسِ خمسہ کی قوتوں میں سے باصرہ کا امتیاز یہ ہے کہ عالم اعلیٰ اور اسفل اور مشارق و مغارب ان کی نگاہوں کے سامنے ہوتے ہیں اسی طرح نبی کی بصارت اتنی روشن اور قوی ہوتی ہے کہ وہ روئے زمین کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔

مسلم شریف کی ایک حدیث میں فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ اللہ کی قسم میں اپنے پس و پشت بھی اس طرح دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرا رہا ہے اور اسے حق ہے کہ چرچرائے، آسمانوں میں ایک قدم کی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ اللہ کے حضور سجدہ ریز نہ ہو۔ نبی کی قوت لامسہ کا عام لوگوں سے مختلف اور ممتاز ہونا کئی ایک واقعات سے ظاہر ہے۔ حضرت امام معبدؓ، حضرت معاویہؓ اور حضرت اَنسؓ کی بکریوں کے خشک تھنوں پر آپ محمد ﷺ نے ہاتھ پھیرا، تو ان میں سے دُودھ اُتر آیا۔

اسی طرح نبی (علیہ السلام) کی قوت شامہ بھی عام لوگوں کے مقابلہ میں بہت اعلیٰ اور قوی ہوتی

ہے جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض کی خوشبو کئی دن کی مسافت سے سونگھ لی۔ اسی طرح قوتِ ذائقہ کے اعتبار سے بھی نبی (علیہ السلام) کی یہ صفت عام لوگوں سے مختلف اور قوی ہوتی ہے۔ ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے لقمہ زبان پر رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایسی بکری کا گوشت ہے جسے مالک کی مرضی کے بغیر ذبح کیا گیا ہے۔ ایک صاحب علم لکھتے ہیں کہ تلخ وشیریں میں تمیز تو عام بشر کی زبانیں بھی کر لیتی ہیں مگر نبی (علیہ السلام) اور رسول وہ ہوتے ہیں جن کی زبان حلال وحرام میں بھی تمیز کرتی ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام کے امتیاز کی یہ چند خصوصیات اس لئے بیان کی گئی ہیں کہ عام انسان بھی یہ سمجھ لے کہ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نبی اور رسول ہونے کا شرف عطاء فرماتا ہے تو اسے اس عظیم منصب، مرتبہ اور مقام کے مطابق وہ علوم وفنون اور صفات بھی عطاء فرماتا ہے جو اس عہد کے تقاضوں سے نمٹنے اور احکامِ الٰہی کی ترویج ونفاذ کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

قادیانیوں کا مسلمانوں سے اختلاف اور بعثت انبیاء علیہم السلام

یہاں پر یہ بتانا/ جاننا بہت ضروری ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان بنیادی فرق کیا ہے؟ بہت زیادہ تفصیل میں جائے بغیر ایک عام شخص، بالخصوص ایک عام مسلمان، کے لئے فقط اتنا جان لینا کافی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود کو نبی کہتا تھا جبکہ اسلامی تعلیمات کی رُو سے مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ خاتم النّبیین حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ اور مرزا غلام احمد کا دعویٔ نبوت قطعی طور پر غلط، قرآن واحادیث اور اجماعِ اُمت کے قطعی منافی اور کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہے۔

اسے انتہائی سہل اور عام فہم انداز میں، تھوڑی سی تفصیل کے ساتھ، یوں پیش کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی بار دلکش انداز میں اس صفت رسول اللہ ﷺ کو بیان کیا ہے جبکہ سورۃ الاحزاب میں مکمل قطعیت اور غیر مبہم الفاظ میں رسول اکرم ﷺ کی شان خاتم النّبیین کا خاص الخاص ذکر کیا ہے۔

حکمت الٰہیہ دیکھئے کہ اس کی عملی صورت بھی خود نبی کریم ﷺ کے اپنے ہی زمانہ حیات میں، مسیلمہ کذاب کی صورت میں سامنے آگئی جس کی تردید اور جھوٹی نبوت کی تکذیب نے آنے والے وقتوں کے لئے راہنمائی فرمادی۔ اور یہ بات قطعی طور پر واضح ہوگئی کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور آں حضور ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ خاتم النّبیین ﷺ نے اس کی عملاً مزید وضاحت یوں فرمائی کہ اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو وہ حضرت عمر ہوتے۔ اسی طرح ایک اور موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو جو نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی وہی نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجھ سے ہے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس بارہ میں ایک وضاحت خود اللہ رب العزت نے فرمائی ہے۔ حضرت

آدم علیہ السلام نے عرش پر اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ محبوب خدا ﷺ کا نام دیکھا/ پڑھا تو آپ نے ان کے وسیلہ سے دُعا مانگی اور معافی چاہی اور اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ محمد ﷺ کون سی ہستی/شخصیت ہیں تو اللہ رب العزت نے انہیں بتایا کہ وہ ان کی نسل میں سے آخری زمانہ میں، آخری نبی ہوں گے۔

کیا اس واضح غیر مبہم فرمان کے بعد کسی مزید صراحت کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ اگر اس کے بعد بھی گمراہ لوگوں کو اس کی سمجھ نہیں آتی اور وہ اس کا واضح ادراک نہیں کرتے، تو ایسے ہی لوگوں کے لئے ارشاد ربانی ہے کہ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَ عَلٰی سَمْعِھِمْ وَ عَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (البقرۃ:۷) ﴿اللہ نے ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے۔ وہ سخت سزا کے مستحق ہیں۔﴾

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ (البقرۃ:۱۸) ﴿وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں سو وہ نہیں لوٹیں گے۔﴾

مسلمانوں کا واضح اور مسلمہ عقیدہ اور ایمان ہے جو کہ ہر طرح سے قطعی اور حتمی ہے، اور اس میں قطعاً کسی قسم کے شک وشبہ، ترمیم اور اضافہ کی گنجائش نہیں کہ سرورِ کائنات ﷺ، اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، اور ان کی ذاتِ اقدس پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا ہے۔ قرآن مجید، جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا، اور جو ضابطہ حیات نبی اکرم ﷺ کے قول وفعل اور مذکورہ کتاب قرآنِ حکیم کے ذریعہ دیا گیا اور جسے محمد ﷺ نے کمال مہارت اور جانفشانی سے اپنی اُمت تک پہنچایا۔ وہ حتمی، ناقابل تنسیخ وترمیم اور قیامت تک کے لئے نافذ العمل، قابل پابندی، اور تمام تر احترام کے ساتھ واجب العمل ہے۔

اللہ کریم نے واضح انداز میں فرمایا کہ ادیان میں سے جو دین پسند کیا گیا وہ ''اسلام'' ہے اس کی جزئیات کی تکمیل اور تعلیمات کو حتمی اور قطعی صورت دے دی گئی اور یوں نعمتوں کی اخیر کر دی گئی، اس قدر شاندار انتظامات کے ساتھ، عظیم الشان امام الانبیاء ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کی موجودگی میں، جو زندگی کے ہر پہلو پر راہنمائی کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اور کوئی شعبہ حیات ایسا نہیں ہے کہ جس کے مسائل کا حل اس میں موجود نہ ہو۔ اس تمام صورت حال کے پیش نظر کوئی ایسی غیر معمولی صورت حال نہ تھی، نہ ہے اور نہ ہی آئندہ کبھی ہوگی کہ جس کے لئے نئے نبی کے مبعوث کئے جانے کی ضرورت پائی جاتی ہو، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اس ضرورت کا جائزہ لینے، اس کو حل کرنے کی کوئی اور صلاحیت اور طاقت نہیں رکھتا۔

تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

دریں بارہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے احکامات بالکل واضح ہیں، اسی طور پر آئینی ترمیم

اور بعد کے اقدامات، صاحب حکم (اولوالامر) کی منشاء اور مرضی کا اظہار ہیں۔اس طرح سے، ان تینوں ذرائع یعنی اللہ تعالیٰ، اس کے آخری نبی ﷺ کے احکامات اور اولوالامر کی رائے اور اقدامات (بذریعہ پارلیمنٹ) میں مکمل ہم آہنگی ہے، اوراس پر عمل کرنا خدائی حکم یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ و الرسول ان کنتم تؤمنون باللّٰہ و الیوم الاٰخر ذلک خیر و احسن تاویلا. (النساء:۹۵) ﴿اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان کی جو تم میں سے صاحب حکومت ہو پھر اگر تم جھگڑ پڑو کسی بات میں تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور یوم آخرت پر، یہ بہتر ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔﴾ کے عین مطابق ہے اور اس سے قطعاً کوئی مفر اور گریز کا راستہ نہیں۔

قرآن شریف اور احادیث مبارکہ میں کہیں اشارہ تک نہیں کہ خاتم النّبیین ﷺ کے بعد کوئی اور نبی مبعوث کیا جائے گا جبکہ اس کے برعکس اسلامی تعلیمات اس پر بالکل واضح ہیں کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں۔ان کی اُمت آخری اُمت ہے ان کی شریعت آخری شریعت ہے جو کہ قیامت تک جاری وساری رہے گی۔

بعثت انبیاء علیہم السلام

نبی علیہ السلام کا منصب ایک ایسا اعزاز ہے، جو کہ حکومتِ وقت یا مقتدر افراد، عام یا نیک اور پارسا لوگوں کا گروہ کسی کو عطاء نہیں کرتا اور نہ ہی یہ کسی شخص کی انفرادی کوشش یا خواہش کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ فقط رضائے ربانی ہے کہ جس کو وہ چاہے اس مقام و مرتبہ کے لئے پسند/منتخب کر لے۔ اِنسانوں میں سے اُس کا انتخاب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی کرتی ہے۔ اسلامی نکتہ نظر سے اس عظیم منصب کی کوئی اقسام نہیں ہوتیں۔ یہاں اس اَمر کی وضاحت ضروری ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام میں سے کچھ انبیاء کو، اللہ تعالیٰ اپنی صوابدید پر، ''رسول'' کا اضافی منصب و مرتبہ بھی عطا فرما دیتا تھا۔ اس طرح سے کہ ہر رسول نبی بھی ہوتا ہے مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا اور کوئی بھی شخص جو نبی نہیں تو اس کے محض رسول ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک تمام انبیائے کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے حکم پر مبعوث ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی، ہدایات واحکامات کے تحت اپنے فرائض سرانجام دیئے۔

قرآن وحدیث میں یہ کہیں نہیں بتایا گیا کہ حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری رہے گا، یا انہیں بروزی طور پر کسی دوسرے انسان میں منعکس کر دیا جائے گا۔ اور یہ کہ صرف وہ شخص بطورِ نبی آئے گا جو کہ خاتم النّبیین کا عکس سایہ ہوگا اور یا اِن کی روح اس میں حلول کر گئی ہوگی۔ ایسی سوچ اسلامی تعلیمات کی قطعی منافی ہے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد کا ایسی نبوت، یا کسی بھی اور قسم کی نبوت (بشمول ظلی یا بروزی

جو کہ ہندوانہ نظریات ہیں اور ان کا تصور اسلام میں نہیں پایا جاتا۔ اور اس قسم کی نبوت کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں) کا دعویٰ قطعی غلط، بے بنیاد اور اسلامی تعلیمات کے صریحاً منافی، نا قابل قائمی، کفریہ اور مرتدانہ ہے، ایسی سوچ اور اس پر عمل کرنے والا اور اس کی تائید و توثیق کرنے والا شخص بھی مرتد زندیق اور کافر ہے۔

یہاں تک پہنچتے ہوئے یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان وجہ فساد مرزا غلام احمد قادیانی کا ہندوانہ طرز فکر اور خود کو نبی قرار دینا ہے، جو کہ اسلامی تعلیمات بشمول نظریہ ختم نبوت کے قطعی خلاف، اور مسلمانانِ عالم کے لئے قادیانیوں کا یہ موقف نا قابل قبول ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے نظریات، خیالات اور عقیدہ کے بارہ میں پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے پاس باصلاحیت انسانوں کی دستیابی نہیں تھی، یا، توبہ نعوذ باللہ، خدائے بزرگ و برتر کے اختیارات اور صلاحیتوں میں کمی واقع ہوگئی تھی کہ وہ مکمل صلاحیتوں کے حامل شخص کو نبی مبعوث نہیں کرسکتا تھا۔ کیا مرزا احمد قادیانی کی حیات میں، دنیا بھر میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا، جسے بشرط ضرورت نبی مبعوث کیا جاسکے اور اسے (اللہ تعالیٰ کو) ظلی اور بروزی جیسی صفات سے کام لینا پڑا، جو کہ قطعی طور پر غیر اسلامی تصورات ہیں، یہی بات بذات خود مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے غلط ہونے، اور اس کے غیر شرعی افکار کا مالک، اور اسے جھوٹا قرار دیئے جانے کے لئے کافی ہے۔ یہ سب نظریات کافرانہ اور غیر مسلمانہ ہیں، اللہ قادر مطلق ہے اور اسے ایسے کسی سہاروں کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب باتیں جھوٹ، اور اللہ تعالیٰ پر بہتان اور سراسر کفر ہیں، اور اس کا پرچار کرنے والا انتہائی درجہ کا کذاب ہے۔

یہ تمام سوالات، اور اس زمانہ میں بے شمار باصلاحیت لوگوں کی موجودگی، حکومتوں اور مذاہب کی کارکردگی، معاشرے میں پائے جانے والی کمزوریاں سب پر عیاں تھیں ہیں، اور حق بات کہنے والوں کی بھی کوئی کمی نہیں رہی۔ یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں تھی۔ جاری ہے!!

مولانا خادم اللہ کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بڑے بھائی مولانا خادم اللہ ۷۶ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انہوں نے کریما سے بخاری شریف تک کتابیں مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی سے پڑھیں۔ انہوں نے اپنی مساعی جمیلہ سے شرک و بدعات کے گڑھ بستی مٹھو تحصیل شجاع آباد میں تقریباً نصف صدی تک امامت، تدریس، درس قرآن اور مسجد کی خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ آمین!

قادیانیوں سے چند سوالات

قسط نمبر:5　　مولانا عتیق الرحمٰن

۱۹...... مرزا قادیانی نے لکھا کہ ’’میں نے منام میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور پھر یقین کرلیا کہ وہ خدا میں ہی ہوں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴ خزائن ج۵ ص ایضاً)

فرعون کو بھی دعویٰ خدائی کا تھا، جس کو تمام دنیا بشمول مرزائی کافر جانتے اور مانتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ قادیانی کرم فرما وضاحت کریں گے کہ اگر فرعون خدائی کا دعویٰ کرے تو وہ کافر اور وہی دعویٰ اگر مرزا قادیانی کرے تو وہ مسلمان۔ یہ کون سا دین ہے؟

۲۰...... ملعون قادیاں لکھتا ہے: ’’تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیاں کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن مجید میں درج ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان، یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھایا گیا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۷۷، خزائن ج۳ ص۱۴۰ حاشیہ)

۱:قرآن مجید سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کو خارج کردیا۔۲:قرآن مجید میں کہیں قادیان کا نام نہیں۔لیکن ملعون قادیان نے اس کو قرآن مجید میں درج بتایا۔۳:مسجد اقصیٰ میں مسیح عیسیٰ ابن مریم نے نزول کے بعد تشریف لے جانا ہے۔خود مسیح ہونے کا ملعون قادیان نے دعویٰ کیا۔مگر ساری زندگی مسجد اقصیٰ میں نہیں گیا۔ بلکہ اس کا ذکر ہی خارج کردیا۔۴:قرآن مجید سے مسجد اقصیٰ کا نام خارج کردیا اور قادیان کی اپنی عبادت گاہ کو مسجد اقصیٰ قرار دے دیا۔قادیان کا مسیح، قادیان کی مسجد اقصیٰ، سب کا دعویٰ کرکے اپنے پر فٹ کردیا۔

اس ایک عبارت میں ملعون قادیان کے چار دجل کے ملاحظہ کے بعد اس یقین سے خود کو معمور پائیں گے کہ ملعون قادیان چاروں سمت دجل میں گھرا ہوا تھا۔کاش قادیانی حضرات توجہ فرمائیں۔

۲۱...... مرزا قادیانی کا حواری قاضی یار محمد لکھتا ہے حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ اظہار فرمائی تھی ’’اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔‘‘ (ٹریکٹ اسلامی قربانی نمبر۳۵ ص۱۲، جنوری ۱۹۲۰ء)

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں یہ الہام لکھتا ہے: ’’انت منی بمنزلة اولادی ‘‘یعنی اے مرزا تو ہمارے اولاد کے جابجا ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳ خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

اب سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جس وجود کو اپنی اولاد کے بمنزلہ فرماوے پھر اسی وجود جو اس کی اولاد کے بمنزلہ ہے کے ساتھ طاقت رجولیت کا اظہار کرے وہ خدا ہے یا شیطان لعین؟

۲۲...... مرزا قادیانی کا بیٹا قادیان کے سالانہ جلسہ کی تقریر میں کہتا ہے: ’’یہ کوئی سات دن کی بات ہے کہ جب میں زمین پر سو گیا۔ دیکھا کہ خدا کی مدد اور صفت جوش میں آئی اور متمثل ہو کر عورت کی شکل میں زمین پر اتری۔‘‘

خود مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے: ’’کہ ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے پیش گوئیاں پر دستخط کرائے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۲۵۵ خزائن ج ۲۲ ص ۲۶۷)

اب سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اپنی نسبت فرماتے ہیں: ’’لیس کمثله شئی‘‘ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ باپ کو خدا مرد نظر آتا ہے اور رجولیت کا اظہار کرتا ہے اور بیٹے کو خدا عورت کی شکل میں نظر آتا ہے ایسا کیوں؟

۲۳...... مرزا قادیانی نے کہا کہ: ’’مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔‘‘ (کشتی نوح ص ۴۷ خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے ’’انت منی بمنزلة ولدی‘‘ اے مرزا تو ہمارے بیٹے کے بمنزلہ ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

جب مرزا قادیانی خدا کے بیٹے ہیں اور ساتھ ہی ان کا دعویٰ مثل عیسیٰ ہونے کا ہے تو اصلی حضرت عیسیٰ کا اصل ابن اللہ ہونا ثابت ہوا۔ کیوں کہ جو شخص مثل مسیح ہے اس کو خدا فرماتا ہے کہ تو میرے بیٹے کی جگہ ہے۔ اس الہام سے ثابت ہوا کہ اصل مسیح خدا کا اصلی بیٹا تھا۔ کیوں کہ نقلی مسیح کو خدا فرماتا ہے تو میرے بیٹے کے بمنزلہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی جس مذہب کے عقائد کے خلاف کتابیں لکھتے رہے خود اسی مذہب کے عقائد کا شکار ہو گئے۔ کیوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی ابن اللہ کہتے ہیں جس کی تردید خدا نے سورہ مریم میں بیان فرمائی اور خود مرزا اسی غلط عقیدہ پر عمل پیرا رہے اور ابن اللہ کے مدعی ہیں۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا مصلح ہے جو ابن اللہ ہونے کی تردید بھی کرے اور اپنے آپ کو ابن اللہ بھی کہے۔

۲۴...... مرزا قادیانی کو الہام ہوا: ’’یامریم اسکن انت وزوجک الجنة‘‘ اے مریم تو مع اپنے دوستوں کے جنت میں رہو۔‘‘ (کشتی نوح ص ۴۵، خزائن ج ۱۹ ص ۴۸)

سوال یہ ہے کہ خدا نے مرزا قادیانی مرد کو عورت کر کے کیوں پکارا؟ کیا خدا کو علم نہ تھا کہ مرزا قادیانی تو مرد ہیں اور اس کا نام غلام احمد ہے؟

۲۵...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے ’’کہ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی۔‘‘

(کشتی نوح ص ۴۷ خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے پاس بھی وہ چیز تھی جس میں عیسیٰ علیہ السلام کی روح پھونکی گئی؟

تبصرہ کتب

تبصرہ کے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے......مبصر: مولانا اللہ وسایا

<u>نقوش پاء کی تلاش میں</u>: مؤلف: مولانا عبدالمتین نیری بھٹکل کرناٹک: صفحات: ۱۴۴: قیمت: درج نہیں: ناشر: مکتبہ تراث الادب خانیوال: رابطہ نمبر 0300:4023470\0344:4023470

قارئین کرام کے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہوگا کہ مکتبہ تراث الادب خانیوال نے، انڈیا سے شائع ہونے والی جدید کتب ومطبوعات کو پاکستان میں بھی شائع کرنا شروع کیا۔ یہ پاکستان کے علمی ادبی طبقہ کی وہ خدمت ہے کہ اس پر ان کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

نیٹ نے پوری دنیا کو ایک کف دست پر جمع کردیا ہے۔ علم وکتاب کے نام پر دنیا کے علمی ادبی علماء کی جماعت نے دنیا بھر کے لئے جدید مضامین وکتب کے ذریعہ نئی معلومات کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ تراث الادب خانیوال کو نیٹ پر جس جدید علمی ومعلوماتی کتاب کا علم ہوتا ہے یہاں چھاپ دیتے ہیں۔ زیر نظر کتاب شمالی ہند دہلی، دیوبند، سہارنپور، کاندھلہ ودیگر مقامات ریاست گجرات، ڈھابیل وغیرہ شہروں اور حیدرآباد دکن کے علمی مراکز کے علمی، ادبی تحقیقی تجزیاتی سفرناموں کا جس کا نام ''نقوش پاء کی تلاش'' ہے۔ زیر نظر ہے۔ اہل علم علمی ادبی ذوق کے حامل حضرات کے لئے گراں قدر علمی ہدیہ ہے۔

<u>نیک اولاد کی تربیت کے لئے ایک سو دس قیمتی نصیحتیں</u>: صفحات: ۱۳۶: قیمت درج نہیں: ناشر: مکتبہ تراث الادب خانیوال: رابطہ نمبر 0300:4023470\0344:4023470!

لاک ڈاؤن کے دوران عربی میں کتاب ''نصائح لتربیۃ طفل صالح'' جناب ڈاکٹر مجاہد مامون دیرکا جامعہ امام انورشاہ دیوبند کے استاذ مولانا بدرالاسلام قاسمی نے نیٹ سے لے کر اردو میں ترجمہ کیا۔ تراث الادب خانیوال نے اس کو شائع کردیا۔ جو بہت ہی قابل قدر علمی ومعلوماتی خزانہ ہے، تربیت اولاد کے لئے ہر گھر کی ضرورت ہے۔

<u>یہ تھے اکابر مظاہر</u>: مؤلف: مولانا مفتی ناصرالدین مظاہری: صفحات: ۲۹۲: قیمت درج نہیں: ناشر: مکتبہ تراث الادب خانیوال: رابطہ نمبر 0300:4023470\0344:4023470!

جامعہ مظاہرالعلوم سہارنپور (وقف) سے ماہنامہ آئینہ مظاہرالعلوم سے شائع ہوتا ہے۔ مولانا مفتی ناصرالدین اس کے ایڈیٹر ہیں۔ آپ نے مختصر مگر جامع سینکڑوں اکابر مظاہرالعلوم کے حالات لکھے، جنہیں

اس کتاب میں جمع کر دیا گیا۔ لگ بھگ ایک سو حضرات کے ایک ہزار واقعات آبدار موتیوں کی مالا میں اس کتاب میں دستیاب ہیں۔ مظاہر العلوم سہارنپور سے شائع شدہ کو نیٹ سے لے کر مکتبہ تراث الادب خانیوال نے شائع کر دیا ہے۔ معلومات اور اردو زبان دانی کا شاہکار ہے اس کے مرتب ادیب اور اہل زبان ہیں۔

علمی واصلاحی اور تربیتی ارشادات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس جون پوری: مؤلف: مولانا مفتی محمد زید مظاہری استاذ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ: صفحات: ۳۶۰: ناشر: تراث الادب خانیوال!

جامعہ مظاہر العلوم کے شیخ الحدیث پیر طریقت مولانا محمد یونس جونپوری کے ملفوظات کو مؤلف نے جمع وترتیب سے کتابی شکل دی۔ نیٹ سے لے کر مکتبہ تراث الادب خانیوال نے شائع کر کے اسلامیان پاکستان کو ممنون احسان کیا۔ پڑھیں تو خود کو ایک مصلح زمانہ شیخ یگانہ کی مجلس کا حاضر باش محسوس کریں۔ تجربہ شرط ہے۔

ایک شخص دل ربا سا: مؤلف: نایاب حسن: صفحات: ۳۶۴: ناشر: مکتبہ تراث الادب خانیوال

''یگانہ روزگار، ادیب زمانہ، عظیم صحافی، نامور مفکر، معلم زمانہ، مربی دوران مولانا نور عالم الامینی دار العلوم دیوبند کے مایہ ناز استاذ تھے۔ آپ کی علمی خدمات کا ایک زمانہ شاہد عدل ہے۔ آپ کی سوانح حیات نایاب حسن نے مرتب کی۔ جو ایک فاضل شاگرد کا اپنے استاذ کو وہ خراج عقیدت ہے جس کا ایک ایک لفظ محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ سینکڑوں دلآویز عنوانات قائم کر کے صاحب سوانح کی زندگی کا ایک ایک لمحہ محفوظ کر دیا ہے۔ پڑھئے کہ پڑھنے سے یہ کتاب تعلق رکھتی ہے۔ دوران مطالعہ خود کو سمندر کی تہہ میں موتیوں کو چنتا ہوا محسوس کریں گے۔ معلوماتی کتاب ہے۔ مکتبہ تراث الادب خانیوال نے اسے شائع کیا ہے۔

فتوحات اہل سنت: صفحات: ۷۹۲: ترتیب وتدوین: مولانا ثناء اللہ سعد: ناشر: دار السعد!

قیام پاکستان سے پہلے ہر طرف مناظروں اور مجادلوں کا بازار گرم تھا۔ مسلم قادیانی مناظرے، مسلم آریہ سماجی اور شیعہ سنی مناظرے ہوتے رہے۔ سنی مناظرین نے اپنے باطل شکن مناظروں سے روافض کے دانت کھٹے کئے۔ مرور زمانہ سے بہت سارے مناظروں کی رودادیں اور رپورٹیں ضائع ہوگئیں۔ مؤلف نے تلاش بسیار کے بعد ۳۵ عدد مناظروں کی رودادیں جمع کیں۔ جن کے مطالعہ سے بیسیوں متنازعہ فیہ مسائل میں اہل سنت کا موقف سامنے آتا ہے۔ فتوحات اہل سنت میں امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ اور مناظر اسلام علامہ عبدالستار تونسویؒ کے مناظرے کتاب کی جان ہیں۔ باقی تو چند صفحاتی رپورٹیں ہیں۔ مجموعی طور پر اچھی کاوش ہے کہ شائع شدہ رپورٹیں، کتب ورسائل یکجا ہوگئے۔ امید ہے اہل ذوق قدر کریں گے۔ علمی سرمایہ یکجا ہونے پر دلی خوشی ہوئی۔ رابطہ نمبر: 03006379821 (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ ملتان

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۶؍اگست ۲۰۲۳ء کو امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خان خاکوانی دامت برکاتہم کی زیرصدارت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی، مولانا مفتی خالد محمود کراچی، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم، مولانا انوارالحق کوئٹہ، مولانا سمیع اللہ جان پشاور، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا عبیدالرحمٰن تلہ گنگ، حافظ محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ، قاری محمد یاسین فیصل آباد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی اٹک، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا اللہ وسایا، حافظ محمد انس ملتان، جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ تلہ گنگ اور راقم الحروف نے شرکت کی۔

اجلاس میں گزشتہ سال میں وفات پانے والے حضرات کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا حضرت الامیر دامت برکاتہم نے کرائی۔ اجلاس میں جمعیت کے ورکرز کنونشن باجوڑ میں بم دھماکہ کی مذمت کی گئی۔ نیز شہداء کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ مجلس کی تبلیغی رپورٹ راقم الحروف نے پیش کرتے ہوئے کہا کہ پورے سال میں ملک بھر میں ہزاروں اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں۔ مجلس کے شعبہ تبلیغ میں چھیالیس علماء کرام ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔ مبلغین کی ہر تین ماہ کے بعد میٹنگ ہوتی ہے جس میں گزشتہ سہ ماہی کے پروگراموں کا جائزہ لیا جاتا ہے اور آئندہ سہ ماہی کے پروگرام طے کئے جاتے ہیں۔

امسال ۳؍جون کو جلال پور پیروالہ ضلع ملتان میں عظیم الشان بڑی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ہزاروں لوگوں نے موسلا دھار بارش کے باوجود شرکت کی۔

ان شاء اللہ العزیز! ۳۱؍اگست کوئٹہ، یکم؍ستمبر حیدرآباد، ۶؍ستمبر لاہور، ۷؍ستمبر اسلام آباد، پشاور، حافظ آباد اور فیصل آباد میں بڑے اجتماعات منعقد ہوں گے۔ ان اجتماعات کو کامیاب کرنے کے لئے مبلغین ختم نبوت سینکڑوں چھوٹے اجتماعات منعقد کریں گے۔

۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کی یاد میں ملک بھر میں ختم نبوت ریلیاں نکالی جائیں گی۔ شوریٰ

کو بتایا کہ کانفرنسوں کی طرح پورے ملک میں ختم نبوت کورسز منعقد ہوتے ہیں اور بڑا کورس شعبان المعظم کے اوائل میں چناب نگر میں منعقد ہوتا ہے۔ جس میں گزشتہ سال ساڑھے چھ سو سے زائد علماء کرام، مدارس عربیہ کے منتہی طلبہ اور عصری تعلیمی اداروں کے سٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ جنہیں نقد وظائف کے علاوہ تقریباً پانچ پانچ ہزار کے کتابوں کے بنڈل، سندات اور امتحان میں اوّل، دوم، سوم آنے والوں کو نقد انعام دیئے گئے۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے مدرسہ ختم نبوت چناب نگر سے متعلق رپورٹ دیتے ہوئے بتلایا کہ جامعہ ختم نبوت کے شعبہ کتب میں ۱۱/اساتذہ کرام، شعبہ حفظ میں ۸/اساتذہ کرام، شعبہ سکول میں چار ٹیچرز، ڈسپنسری میں ایک کوالیفائیڈ ڈاکٹر، ایک ڈسپنسر، شعبہ خدمت میں آٹھ حضرات خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ ان کی نگرانی میں سینکڑوں طلبہ وطالبات تربیت حاصل کررہے ہیں۔ واٹر فلٹر پلانٹ لگ گیا ہے جس سے مدرسہ کے طلبہ کے علاوہ کالونی کے عوام بھی فائدہ اٹھارہے ہیں۔

مدرسہ ختم نبوت چناب نگر میں تمام درجات کی تعلیم ہوتی ہے اور تخصص فی الافتاء وختم نبوت کی کلاس بھی کئی سال سے جاری ہے نیز مولانا ثانی نے بتلایا کہ اچھروال مدرسہ میں شعبہ حفظ میں تین اساتذہ کرام خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ اچھروال کی قدیم عمارت گراکر اس کی اینٹوں سے نئی عمارت کی بنیادیں بھردی گئیں اور قابل استعمال گارڈر، ٹی آر گدپور تعمیرات کے لئے بھیج دیئے گئے۔ انہوں نے بتلایا کہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء کی سہولت کے لئے گزشتہ سال ۱۰۰ بیت الخلاء بنائے گئے۔ اس سال ۵۰ مزید بنادیئے گئے ہیں۔ مدرسہ عربیہ گدپور ضلع مظفر گڑھ سے متعلق شوریٰ کو مولانا محمد انس نے بتلایا کہ تقریباً ایک ایکڑ زمین مجلس کے نام ہے مسجد، مدرسہ کے چھ کمروں پر چھت ڈال دی گئی ہے۔

گوادر بلوچستان میں مسجد، مدرسہ، دفتر کے لئے ۲۰۰۰ گز زمین حاصل کرلی گئی ہے۔ مسجد، مدرسہ کا نقشہ کراچی سے بنواکر کام شروع کرادیا گیا ہے جو بنیادوں تک پہنچ چکا ہے۔

شوریٰ سے درخواست کی گئی کہ ملتان دفتر مرکزیہ، چناب نگر اور کراچی دفتر کے لئے سولر سسٹم کی منظوری دی جائے۔ چنانچہ تینوں مقامات پر سولر سسٹم کی اجازت دی گئی۔

مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے شوریٰ کو بتلایا کہ مولانا محمد اکرم طوفانیؒ نے سرگودھا میں کیف ما اتفق دفتر کی تعمیر کرائی۔ اب دفتر جدید تعمیر مانگتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے نقشہ بھی حضرت امیر مرکزیہ کو دکھلایا۔ چنانچہ انجینئر ملتان و چناب نگر کو دکھلا کر نقشہ جلد از جلد فائنل کرکے تعمیر شروع کرنے کی اجازت مانگی۔ شوریٰ نے اس کی بھی اجازت دی۔

تلہ گنگ مجلس کے امیر مولانا قاری عبیدالرحمٰن نے بتلایا کہ پچند میں ۲۳/کنال خرید کرکے مجلس

مرکزیہ کے نام کرادی گئی ہے۔ مزید ۶/کنال کا بیعانہ دے دیا گیا ہے۔ اس کی چاردیواری کرانے کی منظوری دی گئی۔ مدرسہ دارالہدیٰ پرمٹ کے طلبہ کو وظائف دینے کی منظوری دی گئی۔ مجلس مرکزیہ کے اس مالی سال کے تمام اخراجات آڈٹ کرالئے گئے ہیں، مجلس شوریٰ نے اس پر مسرت کا اظہار کیا۔

ماہنامہ لولاک ملتان ۴۸۰۰۰ کی تعداد میں شائع ہوتا ہے اور احباب کو رعایتی ہدیہ کے ساتھ فروخت کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی ہفت روزہ ختم نبوت کراچی بھی ہزاروں کی تعداد میں چھپتا ہے اس پر مجلس شوریٰ نے مسرت کا اظہار کیا۔

مبلغین ختم نبوت کا دورہ بلوچستان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین ایک ہفتہ کے دورہ پر کوئٹہ تشریف لائے۔ ۱۴/جولائی کو جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے طوبیٰ مسجد میں ارشاد فرمایا۔ ۱۵ جولائی ۲۰۲۳ء کو مدرسہ مفتاح العلوم و کنز العلوم پشین میں طلبہ واساتذہ کرام کے اجتماعات سے مولانا محمد اسماعیل اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے خطاب فرمایا۔ ۱۶/جولائی کو دارالعلوم چچان اور دارالعلوم خرم زئی میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا محمد اسماعیل نے خطاب فرمایا۔ ۱۷/جولائی دارالعلوم سعدیہ کچلاک، جامعۃ العلوم الاسلامیہ کچیر ضلع کچلاک میں طلبہ کو قادیانی شبہات کے جوابات پر تیاری کرائی۔ ۱۸/جولائی کو جامعہ اسلامیہ علامہ عبدالغنی چمن میں ختم نبوت سیمینار سے مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا محمد اویس، مولانا عنایت اللہ اور مفتی محمد احمد خان نے خطاب کیا۔ ظہر کی نماز کے بعد مدرسہ تدریس القرآن کالج روڈ چمن کے طلبہ اور اساتذہ سے مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ اسی روز بعد نماز مغرب دارالعلوم گلستان قلعہ عبداللہ میں مبلغین نے خطاب فرماتے ہوئے قادیانیوں کے کفریہ عقائد بیان کئے۔ ۱۹/جولائی کو ظہر کی نماز سے قبل ادارۃ القرآن جامع مسجد محمدی کے طلبہ اور علماء کو لیکچر دیئے۔ ظہر کے بعد جامعہ امدادیہ سریاب روڈ قاری نورالدین کی سرپرستی میں کورس منعقد ہوا۔ مولانا محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عنایت اللہ نے اسباق پڑھائے۔ بعد از مغرب جامعہ مفتاح العلوم نواں اڈا کوئٹہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع نے خطاب کیا۔ ۲۰/جولائی گول مسجد نواں کلی میں مفتی سیف الرحمٰن کی صدارت میں کورس منعقد ہوا، جس میں مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مغرب تا عشاء جامعہ مرکزیہ تجوید القرآن میں جامعہ کے مہتمم مولانا قاری مہراللہ کی صدارت میں کورس منعقد ہوا۔ شجاع آبادی صاحب نے سبق پڑھایا۔ دارالعلوم اسلامیہ یاجزئی کوئٹہ میں بھی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا نعمت اللہ نعمانی نے کی۔ کانفرنس سے مولانا عنایت اللہ، مولانا محمد اویس، مولانا عبدالخبیر آزاد مرکزی چیئرمین رویت ہلال کمیٹی، مولانا محمد احمد خان، مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ مقامی مبلغین مولانا محمد اویس اور مولانا عنایت اللہ نے ان پروگرامات کا اہتمام کیا۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس شاہ کوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہ کوٹ کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۹/جون ۲۰۲۳ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب چلڈرن پارک شاہ کوٹ میں زیر صدارت حافظ شیراز کرامت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہ کوٹ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد مجاہد فاروق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ہدیہ حمد ونعت حافظ حسن افضال صدیقی لاہور نے پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا شاہ نواز فاروقی گجرانوالہ، مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ عالمی مجلس شیخوپورہ وننکانہ، مولانا محمد ابوبکر قاسمی سیدوالا، جناب فیصل بن زائر ایڈووکیٹ، مولانا انعام اللہ بابر مسلک اہل حدیث، مولانا ظفر اقبال نعیمی مسلک بریلوی کے بیانات ہوئے۔ شاہ کوٹ کے اَحباب قاری محمد احمد، جناب منور عباس ٹوانہ TMA، قاری فاروق احمد مسجد ہجویری مع طلباء اور جناب فہیم خالد اعوان چناب ملز مع احباب نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے دِن رات بھرپور محنت کی۔ سیدوالا، بچیکی، بڑا گھر، ننکانہ، بھوڑو، نظام پورہ مولی سنگھ، دیوہ سنگھ، بلوچنی، مانانوالا اور مضافات سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ آخر میں مجلس کا لٹریچر فری تقسیم کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت کورس کوٹ مٹھن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۴/جون تا ۱۶/جولائی ۲۰۲۳ء جامع مسجد قباء کوٹ مٹھن میں تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس میں تیس سے زائد اسباق پڑھائے گئے۔ اسباق پڑھانے والوں میں مولانا جلیل احمد قریشی، مفتی محمد عبداللہ اور مولانا محمد اقبال شامل ہیں۔ مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ عالمی مجلس ملتان کا بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر لیکچر ہوا، اختتامی تقریب ۱۶/جولائی بروز اتوار منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد ابوبکر عبداللہ جام پور تشریف لائے، ان کا بیان ہوا۔ مکمل کورس پڑھنے والے ۳۵ شرکاء میں اسناد تقسیم کی گئی۔ جس میں سکول وکالج کے پروفیسرز، پرائیویٹ سکولوں کے پرنسپلز اور ٹیچرز حضرات نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ننکانہ صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے زیر اِہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۵/جون ۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب جامع مسجد اشرفیہ (اونچی مسجد) غلہ منڈی ننکانہ صاحب میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مفتی

صغیر حسین نے، نگرانی مولانا قاری محمد کاشف جاوید رحمانی نے، جبکہ سرپرستی جناب چوہدری نصیب الٰہی گجر نے کی، قاری محمد سعید مانانوالا کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ ہدیہ نعت حافظ حسن افضال صدیقی لاہور نے پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا کاشف جاوید رحمانی، مولانا یحییٰ خورشید، مولانا محمد عاطف حنفی چک ۸۷ سرگودھا، مفتی صغیر حسین، مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ شیخوپورہ وننکانہ اور مولانا مفتی طاہر عالم شیخوپورہ کے بیانات ہوئے۔ مدرسہ سبیل الرشد کے طلبا و طالبات کی دستار بندی و ڈوپٹہ پوشی ہوئی، کانفرنس کی کامیابی کے لئے قاری احسان اللہ، قاری مولانا ذیشان اور دیگر احباب نے دِن رات بھرپور محنت کی، سید والا، بچیکی، بڑا گھر، مانانوالا، واربرٹن، جسلانی جھنگڑ، کوٹلی لال، رحیم نگر، احاطہ خوشی محمد، پنج اِحاطہ، کوٹ مہانتاں، چک وٹواں، چک ۷ سینی بار اور مضافات سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، مفتی طاہر عالم کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی، مجلس کا لٹریچر بھی فری تقسیم کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت تربیتی ورکشاپ سرائے نورنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت نے علماء کرام، خطباء عظام، ائمہ مساجد اور دینی مدارس کے اساتذہ کے لئے ۲۵ جون ۲۰۲۳ء کو بعد نماز ظہر جامع مسجد مجیدی سرائے نورنگ میں تحفظ ختم نبوت تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قاری محمد رفیق اسیر نے کی، جب کہ نقابت کے فرائض ضلعی ناظم مولانا مفتی ضیاء اللہ و ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے سرانجام دیئے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالغفار، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحیم، مولانا ماسٹر عمر خان، مولانا فضل غنی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء الرحمٰن جامعہ انجمن تعلیم القرآن پراچہ ٹاؤن کوہاٹ نے خطابات کیئے۔ تربیتی پروگرام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا عزیز احمد مدظلہ نے قیمتی، پرمغز اور نصیحت آموز بیان ارشاد فرمایا۔ نماز عصر کے بعد جمعیت علماء اسلام کے صوبائی امیر، سینیٹر حضرت مولانا عطاء الرحمٰن مدظلہ نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں ذمہ داران اور کارکنان ختم نبوت و جے یو آئی نے بھرپور شرکت کی۔ استقبالیہ کی ذمہ داری مولانا محمد طیب طوفانی، صاحبزادہ امین اللہ جان، مولانا حمید اللہ، مولانا گل رائیس خان، مولانا گل فراز شاکر اور مولانا شبیر احمد نے ادا کی جبکہ سیکورٹی کے فرائض جمعیت علماء اسلام کے انصار الاسلام نے سرانجام دیئے۔

تحفظ ختم نبوت و عظمت قرآن کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ مولانا احمد علی لاہوری کے زیر اہتمام ۸ جولائی ۲۰۲۳ء کو تحفظ ختم

نبوت وعظمت قرآن کانفرنس جامع مسجد رحیمیہ چاہ میراں لاہور میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے ممبر ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، متحدہ اہل حدیث کے مرکزی راہنما شیخ محمد نعیم بادشاہ، مولانا عبدالحسیب، مولانا عبدالوحید قریشی، مفتی خالد محمود، مولانا زبیر جمیل، مولانا محمد عارف صدیقی، مولانا محمد نوید ودیگر نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس شاد باغ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شمالی لاہور کے زیراہتمام ۱۵ جولائی ۲۰۲۳ء کو تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس ٹوکے والا چوک شاد باغ لاہور میں امیر مجلس لاہور شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن کی صدارت میں ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، متحدہ جمعیت اہل حدیث کے مرکزی راہنما شیخ محمد نعیم بادشاہ، بریلوی مکتب فکر کے مولانا غلام حسین نعیمی، جماعت اسلامی کے محمد شوکت، پیر میاں محمد رضوان نفیس، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، جے یو آئی کے مولانا محمد اشرف گجر، مولانا محمد زبیر، محمد افضل خان، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا عبدالحسیب، مولانا محمد قاسم گجر، مولانا عبدالغفور نقشبندی، مولانا صغیر احمد، مولانا محبوب الحسن طاہر، مفتی خالد محمود، مولانا محمد عرفان، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا مفتی محمد عثمان، مولانا محمد عرفان، مولانا عبدالعزیز، مولانا سمیع اللہ، قاری محمد عارف صدیقی، مولانا عتیق الرحمٰن راشدی، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مولانا عابد حنیف کمبوہ سمیت کانفرنس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے امت کے طبقات نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر کلمہ گو کی ذمہ داری ہے۔ تمام مسلمانوں کو اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جذبہ صدیقی سے سرشار ہو کر میدان عمل میں نکلنا ہوگا۔

ختم نبوت کانفرنس فاروق آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فاروق آباد کے زیر اِہتمام مرکزی جامع مسجد گنبد والی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں ۲۱ر جولائی ۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت امیر سٹی حضرت مولانا حبیب اللہ ربانی و مولانا منیر احمد سٹی جنرل سیکرٹری، جب کہ نگرانی مولانا محمد قاسم خطیب مسجد ہذا و مولانا محمد ابوبکر نائب خطیب مسجد نے کی۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ وننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے انجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد ابوبکر و ننھے حافظ محمد حامد بن مولانا منیر احمد نے کلام پاک کی تلاوت سے کیا، نعتیہ کلام جناب قاری عمر فاروق، مولانا حسن معاویہ اور جناب

مولانا ضیاء اللہ عثمان شیخوپورہ نے پیش کیا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا مفتی محمد حسن لاہور کے بیانات ہوئے۔ خطباء نے کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضلیت وفتنہ قادیانیت کے موضوعات پر بیانات فرمائے۔ تحصیل بھر سے کثیر تعداد میں قافلے شریک ہوئے۔ انتظامات کی نگرانی جناب محمد نوید ہاشمی، شیخ محمد وقاص، بھائی محمد عبداللہ اور اِنتظامیہ مسجد ہذا نے کی۔ کانفرنس کے آخر میں مجلس کا لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس عیدگاہ کبیروالا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۳؍جولائی ۲۰۲۳ء کو عیدگاہ جامعہ دارالعلوم کبیروالا میں شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد احمد کی زیرصدارت اور مولانا مفتی حامد حسن کی زیرنگرانی عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک قاری غلام مصطفیٰ، جب کہ ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ مولانا محمد ارشد قاسمی، حافظ عمر اطہر اور مولانا شاہد عمران عارفی نے پیش کیا۔ مولانا قاری ضیاء الرحمٰن، مولانا مفتی محمد سعد، مولانا عبدالستار گورمانی ضلعی مبلغ، مولانا اسحاق ساقی، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا زبیر احمد صدیقی، پیر طریقت خواجہ عبدالماجد صدیقی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ اختتامی دعا امیر مرکزیہ پیر طریقت حضرت حافظ محمد ناصرالدین خان خاکوانی مدظلہ نے کرائی۔ کانفرنس کے انعقاد میں جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا ارشاد احمد اور مفتی محمد حامد حسن نے خصوصی توجہ اور بھرپور دعاؤں سے نوازا۔

ختم نبوت کانفرنس نارنگ منڈی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نارنگ منڈی کے زیراہتمام ۳۰؍جولائی ۲۰۲۳ء بعد از نماز مغرب مرکزی جامع مسجد شیخاں نارنگ منڈی میں پہلی تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مفتی اکرام الحق امیر عالمی مجلس نارنگ منڈی ومولانا فدا محمد نے، جب کہ سرپرستی جناب الحاج صوفی محمد سلیم صدر مسجد ہذا نے فرمائی۔ قاری رحیم الدین حیدری نے تلاوت ونعت سے کانفرنس کا آغاز کیا۔ نعتیہ کلام جناب مولانا حسن معاویہ (فاروق آباد) نے پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ وننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے ابتدائی بیان میں مجلس کے تعارف وکارگردگی کی وضاحت کے ساتھ اظہار تشکر اور نقابت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد رضوان عزیز عارف والا کے بیانات ہوئے۔ انتظامات کی نگرانی مولانا سیاح الدین (خطیب مسجد ہذا) ومولانا محمد آصف (منتظم مسجد) نے کی۔ شہر بھر ومضافات سے کثیر تعداد میں مسلمان شریک ہوئے۔ اتحاد العلماء نارنگ منڈی کے امیر مولانا فدا محمد کی پرسوز دعا کے ساتھ کانفرنس اِختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کے آخر میں مجلس کا لٹریچر بھی مفت تقسیم کیا گیا۔

سلام زندہ باد
فرمائیے یہ ہادی لا نبی بعدی
ختم نبوت زندہ باد
زیر اہتمام
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
تحفظِ ختم نبوت
و دفاعِ پاکستان کانفرنس
ان شاء اللہ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
زیر سرپرستی
پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی نقشبندی مجددی صاحب حفظہ اللہ
ولی کامل
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
زیر صدارت
صاحبزادہ پیر طریقت مخدوم العلماء ولی ابن ولی
حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
زیر سرپرستی
جانشین حضرت بنوری
حضرت مولانا استاذ العلماء سید محمد سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
زیر نگرانی
حضرت مولانا شیخ الحدیث یادگار اسلاف
قاضی مشتاق احمد صاحب حفظہ اللہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ راولپنڈی
پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ
جیسے اہم موضوعات پر
علماء کرام، مشائخ، قائدین
دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے
14 ستمبر 2023 بروز جمعرات
بعد نماز عصر
لیاقت باغ راولپنڈی
شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و انجمن ہائے تاجران راولپنڈی
الداعی الی الخیر
عطیہ اشتہار
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد
03007550481
03119553634
سعد ڈیزائنر 03160533076 03119553634

سلام زندہ باد
تاجدار ختم نبوت زندہ باد
فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی
پُروقار
تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس
مولانا سید محمود میاں صاحب مدظلہ
مفتی سعید حسن دہلوی
30 ستمبر 2023
بروز ہفتہ
بعد نماز عصر ان شاء اللہ
کرکٹ گراؤنڈ
گورنمنٹ ہائی سکول
مانگا منڈی لاہور
زیر صدارت
مخدوم العلماء خواجہ خواجگان ولی ابن ولی صاحبزادہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ
زیر نگرانی
پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ
جسمیں ملک پاکستان کی مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین تشریف لا رہے ہیں۔
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ مانگا منڈی لاہور
برائے رابطہ
0307-7673515
0300-4751589
0300-4071062

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی
بمقام
مرکزی عید گاہ سرگودھا
بیاد
امام الاولیاء قطب الارشاد حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب
خانقاہ سراجیہ کندیاں
حق و صداقت کی نشانی
حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
پیر طریقت رہبر شریعت
حافظ مولانا پیر محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
پاکستان
پُروقار
تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس
مورخہ
5
اکتوبر 2023ء
بروز جمعرات
بعد نماز مغرب
36 ویں سالانہ
جسمیں ملک پاکستان کی مذہبی سیاسی جماعتوں کے قائدین تشریف لا رہے ہیں۔
پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب
کندیاں شریف
ولی ابن ولی پیر طریقت صاحبزادہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ العالی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ضلع سرگودھا
0301-6729986
0301-6361561
0321-7960986
0321-6012074
0304-8833229
0300-8651074

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

فرما گئے یہ ھادیؐ لا نبی بعدی

تاجدارِ ختمِ نبوۃ زندہ باد

بتاریخ 26، 27 اکتوبر 2023ء بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

بمقام مُسلم کالونی چناب نگر

42 ویں 2 روزہ سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوۃ کانفرنس

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

زیرِ صدارت: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت ولیٔ کامل حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب حفظہ اللہ، نقشبندی مجددی، امیرِ مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

زیرِ نگرانی: صاحبزادہ پیرِ طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا ولی ابن ولی خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ، نائب امیرِ مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

زیرِ سرپرستی: استاذ العلماء جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ، نائب امیرِ مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

عنوانات

- توحیدِ باری تعالیٰ
- عقیدۂ ختمِ نبوت
- سیرتِ خاتم الانبیاء ﷺ اور ظہورِ امام مہدی علیہ الرضوان
- حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
- عظمتِ صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم
- اتحادِ امتِ محمدیہ
- پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام مشائخ عظام قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوۃ چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-7314337
0300-4304277
0301-6395200

قیمت فی شمارہ -/25 روپے قیمت سالانہ -/300 روپے